ٹیلیفون نمبر ۹۱

87

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	۷ جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۶۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ ½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور حرارت کی شکایت ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری محمود پور ضلع کرنال بغرض تربیت بھیجے گئے ہیں ۔

نظارت امور عامہ کے زیر اہتمام آج بعض احباب نے ایک سڑک ہموار کرنے کے لئے اس پر مٹی ڈالی ۔

آج بعد نماز عشاء بورڈنگ تحریک جدید میں بصدارت جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ایک مشاعرہ ہوا جس میں موجودہ فتنہ کے خلاف بعض اصحاب نے اپنی نظمیں سنائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فتنہ پرداز اپنے ناپاک ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

"خدا نے ہر ایک پہلو سے نشان ظاہر فرمائے ۔ پر دنیا کے فرزندوں نے ان کو قبول نہ کیا ۔ اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک کشتی ہے ۔ یعنی خدا چاہتا ہے ۔ کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے ۔ روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں ۔ کہ وہ تباہ ہو ۔ اس کا انجام بد ہو ۔ اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو ۔ اور اس کی جماعت متفرق اور نابود ہو تب یہ لوگ ہنسیں اور خوش ہوں ۔ اور ان لوگوں کو تمسخر سے دیکھیں ۔ جو اس سلسلہ کی حمایت میں تھے ۔ اور اپنے دل کو کہیں ۔ کہ تجھے مبارک ہو کہ آج تو نے اپنے دشمن کو ہلاک ہوتے دیکھا ۔ اور اس کی جماعت کو تتر بتر ہوتے مشاہدہ کر لیا ۔ مگر کیا ان کی مرادیں پوری ہو جائیں گی ۔ اور کیا ایسا خوشی کا دن ان پر آئیگا ۔ اس کا یہی جواب ہے ۔ کہ اگر ان کے استیصال پر آیا تھا ۔ تو ان پر بھی آئے گا ۔ ابوجہل نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دعا کی تھی ۔ کہ اللّٰھم من کان منا کاذبًا فاحنہ فی ھٰذہ الوطن یعنی اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور میں ہوں ۔ جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے اس کو اسی موقعہ قتال میں ہلاک کر ۔ تو کیا اس دعا کے وقت اسکو گمان تھا ۔ کہ میں جھوٹا ہوں ۔ اور جب لیکھرام نے کہا ۔ کہ میری بھی مرزا غلام احمد کی موت کی نسبت ایسی ہی پیشگوئی ہے ۔ جیسا کہ اس کی اور میری پیشگوئی پہلے پوری ہو جائیگی ۔ اور وہ مریگا ۔ تو کیا اس کو اس وقت اپنی نسبت گمان تھا ۔ کہ میں جھوٹا ہوں ۔ پس منکر تو دنیا میں آتے ہی ہیں پر بڑا بدبخت وہ منکر ہے ۔ جو مرنے سے پہلے معلوم نہ کرسکے کہ میں جھوٹا ہوں ۔ پس کیا خدا پہلے منکروں کے وقت میں قادر تھا ۔ اور اب نہیں ۔ نعوذ باللہ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخرجین کے متعلق لنڈن سے خط

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں:۔
مصری صاحب اور ملتانی صاحب کی جماعت سے علیحدگی کا علم ہوا افسوس ہے۔ مگر ومن ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضر اللہ شیئًا وسیجزی اللہ الشاکرین وہ سلسلہ کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو تباہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انی معک و مع اھلک کا جو بار بار الہام کیا اور پھر خاص طور پر انی معک یا ابن رسول اللہ فرمایا۔ تو اس میں یہی راز تھا۔ کہ جس طرح حضور علیہ السلام کے خلاف بار بار فتنے اٹھتے تھے۔ اسی طرح آپ کے اہل کے خلاف بھی اٹھتے رہیں گے۔ اور ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنی معیت اور حفاظت و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے

فخر الدین ملتانی مستریوں کی بغل میں

میں اللہ تعالیٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ کل مورخہ ۱۳ر جولائی ۱۹۳۷ء کو بوقت شام میں نے فخر الدین ملتانی کو مستری عبد الکریم اور زاہد وغیرہ کی دکان پر ہال بازار امرتسر میں عبد الکریم کے پاس بیٹھے اور اس سے باتیں کرتے دیکھا۔ میں باتیں نہیں سن سکا۔ البتہ دانستہ تین دفعہ اس کے پاس سے گزرا تا وہ مجھے دیکھ لے۔

اس ایک بات سے ہی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ فخر الدین جو اپنے آپ کو اپنے معافی نامہ میں جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں سرشار بیان کرتا تھا۔ اور ہر سرزنش کے باوجود اہل بیت کی دشمنی سے رکے رہنے کے وعدے کرتا تھا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کو اپنے دشمن بیان کرتا تھا۔ اور ان سے بیزاری کا اعلان کرتا تھا۔ وہ اپنے ان دعاوی میں کس طرح جھوٹا ثابت ہو رہا ہے۔

خاکسار مرزا ارشد بیگ آف ہٹی حال امرتسر ۱۴ر جولائی ۱۹۳۷ء

بیرونِ ہند کے خریداروں کو ضروری اطلاع

بیرون ہند کے جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہے۔ ان کی فہرست ۱۴۸ و ۱۴۹ میں شائع کی جا چکی ہے۔ اب پھر ان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قیمت وصول نہ ہونے کی صورت میں ۳۱ر جولائی کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔ مینجر

درخواست دعا

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ہمارے خلاف ٹبورا پولیس کی طرف سے دو مقدمات دائر کئے گئے تھے۔ عدالت ماتحت نے ان دونوں مقدموں میں ہمارے خلاف فیصلہ کیا اس فیصلہ کے خلاف دارالسلام ہائیکورٹ میں ہماری طرف سے اپیل دائر ہے۔ ابتداءً ۱۱-۱۸ اور ۲۵ جون تاریخ سماعت مقرر ہوتی رہی۔ لیکن بغیر سماعت کے تاریخ میں التوا ہوتا گیا۔ اب ہائیکورٹ نے ۲۳ر جولائی ۱۹۳۷ء تاریخ مقرر کی ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان اپیلوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ شیخ مبارک احمد احمدی عفی عنہ مبلغ مشرقی افریقہ

تحریک جدید کے متعلق نہایت ضروری اعلان

۱۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی مطالبے پر ہر احمدی سے واضح الفاظ میں فرما دیا تھا۔ کہ اس تحریک میں شامل ہونا ان کی اپنی مرضی اور خوشی پر منحصر ہے۔ شمولیت کیلئے نہ کسی پر جبر اور نہ کوئی اصرار ہے
۲۔ مخلصین کی اپنی خوشی اور مرضی سے کئے ہوئے وعدوں کے متعلق ان کو یاد ہونا چاہیئے۔ کہ تیسرے سال میں سے ساڑھے سات مہینہ گزر چکے ہیں۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر معتد بہ جماعتوں نے اپنے وعدوں کا معتد بہ حصہ پورا کر دیا ہے۔ جن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ مگر ایک خاصی تعداد جماعتوں کی ایسی ہے۔ جس کی طرف سے ان کے وعدوں کی نسبت سے وصولی بہت کم ہے۔ مخلصین جماعت کو یاد ہونا چاہیئے۔ کہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ "اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی وعدے اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ خاص زور دیکر چندہ تحریک جدید کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کرکے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ مقرر کرکے کام کو وسعت دیں۔
۳۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد پر جن جماعتوں نے عمل کیا۔ ان کا چندہ تحریک جدید بالعموم زیادہ وصول ہوا۔ اور جن جماعتوں نے اسپر عملی قدم نہیں اٹھایا۔ ان کی وصولی بہت کم ہے۔ اب چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور کام زیادہ ہے۔ اس لئے جن جماعتوں میں ایسی کمی محسوس کی گئی ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت ایسے دوست مقرر کئے گئے ہیں۔ جن پر یہ اعتماد کیا گیا ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے پہلے دور کی آخری کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے خاص طور پر زور دینگے۔ تا وصولی جلد ہو جائے۔ اور وعدہ پورا کرنے والوں اور مقررہ خدمت سرانجام دینے والوں پر خدا کے فضل بارش کی طرح نازل ہونے لگیں۔ احباب ایسی ہمت سے کام لیں کہ دشمنوں کے دل مایوسی سے پُر ہو جائیں اور منافقوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاوے۔
۴۔ یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت جن دوستوں کے ذمے تحریک جدید کی یہ خدمت کی جا رہی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اطلاع ملتے ہی فوری توجہ فرمائیں۔ جہاں تک جلد سے جلد ممکن ہو۔ جو جماعت ان کے ذمے ہے اس کا چندہ تحریک جدید وعدوں کے مطابق بھجوائیں۔
۵۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ جو دوست ان کی جماعت کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ اور ہر قسم کی امداد بہم پہنچائیں۔ تا سلسلہ کا نقصان نہ ہو۔
۶۔ چاہیئے کہ تحریک جدید کے متعلق مقرر کردہ کارکن احباب ضروری اطلاعیں براہ راست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجیں۔ یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتے پر غرض فوری اور پوری توجہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار
فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ - جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

فتنوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

علماء اور سلسلہ کے متعلق درد رکھنے والے اصحاب کا اہم ترین فرض

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ - جولائی ۱۹۳۷ء

اس وقت جو فتنہ جماعت کے سامنے ہے - قدرتی طور پر جماعت کے دوستوں کی

طبائع میں اس کے متعلق ہیجان ہے،

بعض طبائع اپنے اخلاص اور تقوٰی کی وجہ سے اس بات پر حیران ہیں کہ یہ لوگ جو بظاہر احمدیت کی خدمت کر رہے تھے - کس طرح احمدیت کے فوائد کے مخالف کھڑے ہو گئے - اور کیونکر یہ اس

ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے

جس کی امید جماعت کے دوست ان پر رکھتے تھے ۔ بعض طبائع ہیں - جو اس بات پر خوش ہیں - کہ انہیں ان میں سے بعض کے حالات پہلے معلوم تھے - اور ان کی بنا پر وہ یہ امید رکھتے تھے - کہ کبھی نہ کبھی دن یہ لوگ ٹھوکر کھا جائیں گے ۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں - جو اس فکر اور خیال میں پڑے ہیں - کہ ان لوگوں کو جماعت سے خارج کرنا دوسرے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب تو نہیں ہو گا - اور کیا یہ بہتر نہ ہوتا - کہ ان کے مقابلہ میں کچھ نرمی کی جاتی - اور ان کو

توبہ کا موقعہ

دیا جاتا ۔

غرض مختلف قسم کے خیالات ہیں جو جماعت میں پائے جاتے ہیں - لیکن زیادہ تر حصہ جماعت کا وہی ہے - جو سمجھتا ہے - کہ اس قسم کے لوگوں کا اخراج بہرحال جماعت کے لئے مفید ہے - اور یہ کہتے ہیں - کہ گو ان لوگوں نے

جماعت کی امیدوں کے خلاف نمونہ

دکھایا ہے - مگر جب ان کا نمونہ ظاہر ہو گیا - تو ان کے خلاف اس قسم کا سلوک ضروری تھا - اور اگر کوئی اور بھی ایسے لوگ ہوں - تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے ۔ جماعت کی طرف سے کثرت کے ساتھ اس قسم کے پیغام آئے ہیں کہ یہ وقت ہے - کہ اگر کوئی اور ایسے لوگ ہوں - تو ان کو بھی خارج کر دیا جائے اور اس پھوڑے کو لمبے عرصہ تک پکنے نہ دیا جائے - جو لوگ ان لوگوں کی طرف سے بعض باتیں ایسی جانتے تھے - جو ان کی نگاہ میں انہیں سلسلہ کے مناسب حال قرار نہ دیتی تھیں - وہ اس نقطۂ نگاہ سے بھی مطمئن ہیں - کہ ہم پہلے ہی جانتے تھے - یہ نکل جائیں گے۔

تیسرا گروہ

جو باوجود اخلاص کے بوجہ نرم طبیعت یا بوجہ اپنی منافقت کے ان سے ہمدردی رکھتا ہے - یہ کہتا ہے - کہ کیوں نہ ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا - جس سے یہ نتیجہ نہ نکلتا - اور یہ لوگ رُک جاتے - ان میں سے ایک حصہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے - مخلص لوگوں کا ہے ۔ وہ اپنی افتادِ طبیعت کی وجہ سے ایسے خیالات ظاہر کرنے پر مجبور ہے - بعض طبائع قدرتی طور پر ایسی نرم اور ڈرپوک ہوتی ہیں - کہ وہ سمجھتی ہیں - نہ معلوم کیا ہو جائے گا - بسا اوقات ان کی یہ رائے بوجہ ناواقفیت کے ہوتی ہے وہ

حالات کی اہمیت

کو نہیں جانتے ہوتے - اور نہیں جانتے - کہ سوائے اس رستہ کے جو اختیار کیا گیا - کوئی اور باقی ہی نہ تھا - لیکن ایک حصہ ایسے لوگوں کا بھی ہوتا ہے - جنکی طبیعت میں

شبہ اور شک

ہوتا ہے - وہ شک میں ہی پیدا ہوتے ہیں - شک میں ہی جوان - اور پھر شک میں ہی بوڑھے - اور شک میں ہی مر جاتے ہیں - ایسے لوگ اگر شادی کے لئے آپ سے مشورہ کرنا چاہیں - اور جو حالات وہ بیان کریں - ان سے پتہ لگے - کہ سوائے شادی کرنے کے ان کے لئے کوئی چارہ کار ہی نہیں - اور سوائے اس رشتہ کے جو ان کے سامنے ہے اور کوئی رشتہ ان کو مل ہی نہیں سکتا - اور آپ کہدیں - کہ بہت اچھا شادی کر لیں - تو یہ فقرہ سنتے ہی ان کی طبیعت بدل جائے گی - اور وہ کہنا شروع کر دیں گے کہ جی اس میں فلاں خطرہ بھی تو ہے - فلاں نقصان کا بھی تو احتمال ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کی یہ باتیں سنکر اگر آپ خیال کریں۔ کہ شائد میں نے ان کے

حالات سمجھنے میں غلطی کی

ہے۔ اور وہ کہہ دیں۔ کہ اچھا آپ وہاں شادی نہ کریں۔ تو وہ معاً کہیں گے۔ کہ جی آپ نے میری یہ مجبوری تو سنی ہی نہیں۔ اور فلاں معذوری پر غور ہی نہیں کیا۔ ان کے ہوتے ہوئے میں رشتہ سے انکار کیونکر کرسکتا ہوں۔ گویا جب بھی آپ کوئی رائے ظاہر کریں۔ وُہ جھٹ اسکے الٹ ہو جائیں گے۔ خدا تعالےٰ نے ان کی طبیعت میں شک پیدا کیا ہوتا ہے۔ وُہ شک میں ہی زندگی بسر کرتے اور شک میں ہی مرجاتے ہیں۔ اور ایسی

مشکوک طبائع

کا کوئی علاج نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ ان کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالےٰ ان کی کمزور طبیعت کی وجہ سے ان کو ایمان سے محروم نہ کردے۔ منافق طبع ان

ایمانداروں کے پردے کے پیچھے

لڑتے ہیں۔ اور جب بعض مومن بھی ایسی باتیں کررہے ہوتے ہیں۔ کسی کو جرأت نہیں ہوتی۔ کہ منافق کو ایسی باتوں کے لئے منافق کہہ سکے۔ یہ کمزور طبع لوگ گویا

منافقوں کے امام

ہوتے ہیں۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔ منافق کے لئے یہ ڈھال کا کام دیتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے کوئی کسی منافق پر اعتراض نہیں کرسکتا۔ یہ لوگ اپنی بدقسمتی سے منافق کے لئے ڈھال بن جاتے ہیں اور ہمیشہ یہی لوگ فتنوں کو لمبا کرنے کا موجب ہوُا کرتے ہیں۔ بظاہر یہ نرم دل اور

رحم دل مصلح

سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ اُن کے دل کی کمزوری ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے میں نے بارہا سنا ہے اور سینکڑوں صحابہ ابھی ہم میں ایسے زندہ ہیں جنہوں نے سنا ہوگا۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ وُہ اپنی

طبیعت کی افتاد

کی وجہ سے کوئی صحیح طریق اختیار نہیں کرسکتیں۔ باوجود اپنی نیک نیتی اور نیک ارادوں کے آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص تھا اس نے کسی دوست سے کہا کہ میری لڑکی کے لئے کوئی رشتہ تلاش کرو۔ کچھ روز کے بعد اس کا دوست آیا۔ اور کہا کہ میں نے

موزون رشتہ

تلاش کرلیا ہے۔ اس نے پوچھا لڑکے کی کیا تعریف ہے۔ وُہ کہنے لگا بڑا ہی شریف اور بھلا مانس ہے۔ اس نے کہا کوئی اور حالات اس کے بیان کرو اس نے جواب دیا۔ کہ بس جی اور حالات کیا ہیں۔

بے انتہا بھلا مانس

ہے۔ پھر اس نے کہا کہ کوئی اور بات اس کی بتاؤ۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اور کیا بات بتاؤں۔ بس کہہ جو دیا کہ وُہ انتہا درجہ کا بھلا مانس ہے۔ اس پر لڑکی والے نے کہا۔ میں اس سے رشتہ نہیں کرسکتا جس کی تعریف سوائے بھلا مانس ہونے کے کوئی اور ہے ہی نہیں۔ کل کو اگر کوئی میری لڑکی کو ہی لے جائے۔ تو وُہ اپنی بھلے مانسی میں ہی چپکا بیٹھا رہے گا۔ تو بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں صرف بھلے مانسی ہی ہوتی ہے۔

غیرت اور دین کا جوش

نہیں پایا جاتا۔ وُہ بوجہ نیک نیت ہونے کے مومن تو ضرور کہلاتے ہیں۔ مگر ان کی بھلے مانسی خود ان کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی مضر ہی پڑا کرتی ہے۔ ان مختلف الخیال لوگوں میں سے جن میں سے پہلے خیال کے لوگ جماعت میں بہت زیادہ ہیں۔ اور جن کی طرف سے درخواستیں آرہی ہیں۔ کہ ایسے لوگ اگر جماعت میں اور بھی ہوں۔ تو ان کو بھی نکال دیا جائے۔ ان کو میں مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں نے فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب میں ایسے سب لوگوں کو جن کا جرم ثابت ہو نکالتا جاؤں گا۔ اب ان پر

رحم کرنا جماعت کے ساتھ دشمنی

ہے۔ مگر ایسے لوگوں کے خلاف ثبوت ضرور چاہیئے۔ وہ دوست جو مجھے ایسے مشورے لکھ کر بھیجتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ایسے امور مجھ تک پہونچائیں ثبوت کے بغیر میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا کیونکہ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ ساری برکت

خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

میں ہے۔ ہاں اگر مجھے ثبوت مل جائے تو امید ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے توفیق دے گا۔ کہ اس کے اور اس کے رسول کے لئے نڈر ہو کر میں انکو قربان کردوں۔ اور ذرا بھی پرواہ نہ کروں *

اس فتنہ کے متعلق جو تفاصیل ظاہر ہورہی ہیں۔ ان پر

سلسلہ کے علماء

تقریریں کررہے اور مضامین لکھ رہے ہیں۔ یہ کام بھی اپنی ذات میں نہایت اہم ہے۔ اور جماعت کے علماء کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے فتنوں کی ہوا پاتے ہی مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ یہ سلسلہ نہ میرا ہے اور نہ ان کا۔ یہ

خدا کا سلسلہ

ہے۔ اور خدا کا ہونے کے لحاظ سے ہم سب کا فرض ہے۔ کہ اسکی حفاظت کریں۔ اس کے خدائی سلسلہ ہونے کا ثبوت اس کثرت اور تواتر سے ہمارے سامنے آچکا ہے۔ کہ وُہ جس نے احمدیت کو سوچ سمجھ کر مانا ہے۔ اپنے رشتہ داروں کی خاطر نہیں۔ یا وُہ احمدی والدین کا

غافل بچہ

نہیں۔ اس کے سامنے اس کے لاکھوں ثبوت ہیں۔ کہ یہ خدائی سلسلہ ہے۔ اور اسی کے ہاتھوں سے چل رہا ہے۔ انسانوں نے لاکھوں کوششیں اُسے مٹانے کی کیں۔ مگر خدا نے اسے مٹانے سے انکار کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ کہ

یریدون ان یطفئوا امرک واللہ یابیٰ الا ان یتم امرک

یعنے لوگ آئے اور چاہا۔ کہ تیرے اس سلسلہ کو مٹا دیں۔ مگر خدا نے ان کی اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور وُہ اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔

پس ہم نے اپنی جانوں میں۔ اپنے دوستوں میں۔ اپنے محلہ والوں گاؤں والوں کی جانوں میں اور ساری دنیا کے نفوس میں اور زمین میں اور آسمان میں ایسے تواتر سے نشان دیکھے ہیں۔ کہ شیطان ہی ان کا انکار کرسکتا ہے۔ یا پھر وُہ

ازلی نابینا

جسے سچائی نظر ہی نہیں آسکتی۔ ہم نے صرف وہی نشان نہیں دیکھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر ہوئے بلکہ وُہ بھی جو ہمارے لئے اور ہمارے دوستوں کے لئے ظاہر ہوئے ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے ہم کسی تردد یا شک میں نہیں پڑسکتے۔ ہمیں جو فتح حاصل ہوئی ہے۔ وہ اسی ایمان کی وجہ سے ہے۔ جو ہمیں اپنے خدا پر حاصل ہے۔ دشمن اس چیز کے لئے لڑتا ہے۔ جس پر اسے یقین نہیں۔ لیکن ہم اس چیز کے لئے لڑتے ہیں جو ہمیں

سورج سے بھی زیادہ نمایاں

نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب دشمن ہمارے ساتھ لڑنے لگتا ہے۔ تو اس کا دل کانپتا ہے۔ مگر جب ہم لڑنے لگتے ہیں۔ تو ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں یہ بھی یقین ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے گرنے لگے۔ تو خدا تعالےٰ خود کھڑا کردے گا۔ اور اس کی تائید ہمیں قوت اور طاقت عطا کردے گی۔

بچہ اپنی ماں کی گود میں

دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی دھمکی دے دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اس کی ماں ہی سب سے

89

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی ہوتی ہے۔ اور ہم تو ہیں ہی اس کی گود میں جس سے بجانے والا اور کوئی نہیں۔ پس ہم کس طرح کسی سے ڈر سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل زمین و آسمان ہماری خدمت کے لئے لگا دیئے گئے ہیں۔ اور کوئی دُنیوی چیز ہمیں نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ دُنیا میں سب سے زیادہ تباہ کُن چیز آگ ہی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے کلام میں ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ

"آگ ہماری غلام۔ بلکہ غلاموں کی غلام" ہے

اس سے ظاہر ہے۔ کہ آگ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی نہیں۔ بلکہ حضوؑر کے غلاموں کی بھی غلام ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ صرف تو ہی ابراھیم نہیں۔ بلکہ

ابراھیمی نوُر

تیری جماعت کے اندر بھی داخل کیا گیا ہے۔ اور وُہ بھی ظلی طور پر ابراھیم ہو گئی ہے :۔

پھر یہ نشانات کا سلسلہ بند نہیں ہو گیا۔ بلکہ اب بھی اس کثرت اور تواتر سے جاری ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ فتنہ آج ظاہر ہوا ہے۔ مگر

قبل از وقت

دور دراز علاقوں میں احمدیوں کو ایسی خوابیں آنی شروع ہو گئی تھیں۔ میں سندھ میں تھا۔ کہ ڈیرہ دون یا منصوری سے ایک دوست کی چٹھی آئی۔ جس میں ایک خواب درج تھی۔ اس دوست نے لکھا تھا۔ کہ میں نے دیکھا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ تاکہ آپ کا لیکچر سُنیں۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ قریب کے زمانہ میں مجھے

دینِ اسلام اور سلسلہ کی حفاظت

کے لئے بولنا پڑے گا۔ اور گویا اس وقت ان دونوں کی روحیں میری مدد کے لئے نازل ہوں گی :۔

پھر ایک اور دوست کی سینکڑوں میل سے چٹھی آئی تھی۔ ان کے رویا کو میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا۔ مگر تفصیلاً نہیں۔ کیونکہ مصلحت نہ تھی۔ انہوں نے لکھا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ حضرت مسیح موعوؑد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور آپ ہیں۔ اور جماعت کے بعض دوست بھی ساتھ ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سب کو کھڑا کیا۔ اور فرمایا۔ کیا میں نے

جساسہ سے پناہ

مانگنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ (جساسہ دجال ہی کا ایک نام ہے۔ جس کا احادیث میں ذکر ہے۔) پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ سب کہو۔ ہاں آپ نے فرمایا تھا۔ جساسہ اُسے کہتے ہیں۔ جو تجسس کر کے عیب نکالتا ہے۔ پھر میں نے اپنے اپریل ۱۹۳۷ء کے ایک خطبہ میں بھی بیان کیا تھا۔ کہ میری ہمشیرہ

عزیزہ مُبارکہ بیگم صاحبہ

نے ایک رویا دیکھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک تخت پر کھڑے ہیں۔ جو کانپ رہا ہے۔ اور آپ لوگوں سے فرما رہے ہیں۔ کہ پندرہ بیس روز یہ دُعا کرو۔ **ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب**۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کے موجودہ طریق کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور بعض وہ لوگ جو جماعت کو دوسری طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ وُہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا۔ کہ دُعا کرو۔ اے اللہ ہمیں اس ہدایت پر قائم رکھ۔ اور

بہکانے والوں سے بچا

۴؍ جنوری ۱۹۳۷ء کے خطبہ میں میں نے اپنا ایک رویا بیان کیا تھا۔ جو "الفضل" میں چھپ چکا ہے۔ اور جو اس طرح ہے کہ میں نے دیکھا۔ ایک پہاڑی کی چوٹی ہے۔ جس پر جماعت کے کچھ لوگ ہیں میری ایک بیوی اور بعض بچے بھی ہیں وہاں جماعت کے

سرکردہ لوگوں کی ایک جماعت

ہے۔ جو آپس میں کبڈی کھیلنے لگے ہیں جب وُہ کھیلنے لگے۔ تو کسی نے مجھے کہا یا یونہی علم ہوا۔ کہ انہوں نے یہ شرط باندھی ہے۔ کہ جو جیت جائے گا۔ خلافت کے متعلق اس کا خیال قائم کیا جائے گا میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس فقرہ کا مطلب یہ تھا۔ کہ جیتنے والے جسے پیش کریں گے۔ وُہ خلیفہ ہوگا۔ یا یہ کہ اگر وُہ کہیں گے۔ کہ کوئی خلیفہ نہ ہو۔ تو کوئی بھی نہ ہوگا۔ بہرحال جب میں نے یہ بات سُنی۔ تو میں ان لوگوں کی طرف گیا۔ اور میں نے ان نشانوں کو جو کبڈی کھیلنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ مٹا دیا۔ اور کہا۔ کہ میری اجازت کے بغیر کون یہ طریق اختیار کر سکتا ہے۔

یہ بالکل ناجائز ہے

اور میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا اس پر کچھ لوگ مجھ سے بحث کرنے لگے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ اکثریت پہلے صرف ملعب کے طور پر یہ دیکھنا چاہتی تھی۔ کہ کون جیتتا ہے۔ اور خلیفہ کی تعیین کرتا ہے۔ مگر میرے دخل دینے پر پہلے جو لوگ خلافت کے مؤید تھے۔ وُہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ گویا میرے روکنے کو انہوں نے اپنی ہتک سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ میرے ساتھ صرف تین چار آدمی رہ گئے اور دوسری طرف ڈیڑھ دو سو۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ گویا

احمدیوں کی حکومت

ہے۔ اور میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں۔ کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے خونریزی کے ڈر سے بھی میں پیچھے قدم نہیں ہٹا سکتا۔ اس لئے آؤ۔ ہم ان پر حملہ کرتے ہیں۔ وُہ مخلصین میرے ساتھ شامل ہو گئے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ ہمارے پاس کچھ ہتھیار تھے۔ یا نہیں۔ بہرحال ہم نے ان پر حملہ کیا۔ اور فریق مخالف کے کئی آدمی زخمی ہو گئے۔ اور باقی بھاگ کر

تہہ خانوں میں چھپ گئے

اب مجھے خیال پیدا ہوُا۔ کہ یہ لوگ تو تہہ خانوں میں چھپ گئے ہیں۔ ہم ان کا تعاقب بھی نہیں کر سکتے۔ اور اگر یہاں کھڑے رہتے ہیں۔ تو یہ لوگ کسی وقت موقعہ پا کر ہم پر حملہ کر دیں گے۔ اور چونکہ ہم تعداد میں تھوڑے ہیں۔ ہمیں نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے۔ اور اگر ہم یہاں سے جائیں۔ تو یہ لوگ پُشت سے آکر ہم پر حملہ کر دیں گے۔ پس میں حیران ہوں۔ کہ اب ہم کیا کریں میری ایک بیوی بھی ساتھ ہیں۔ اگرچہ یہ یاد نہیں۔ کہ کونسی ہیں۔ اور ایک چھوٹا لڑکا انور احمدؐ بھی یاد ہے کہ ساتھ ہے۔ میرے ساتھی ایک زخمی کو پکڑ کر لائے ہیں۔ جسے میں پہچانتا ہوں۔ اور جو اب وفات یافتہ ہے۔ اور

بااثر لوگوں میں سے تھا۔

میں نے اُسے کہا۔ کہ تم نے یہ کیا غلط طریق اختیار کیا۔ اور اپنی عاقبت خراب کر لی۔ مگر وُہ ایسا زخمی ہے کہ مر رہا ہے۔ مجھے یہ درد۔ اور گھبراہٹ ہے۔ کہ اس نے یہ طریق کیوں اختیار کیا۔ مگر جواب میں اس کی زبان لڑکھڑائی۔ اور وُہ گر گیا۔ اتنے میں پہاڑی کے نیچے سے ایک شور کی آواز پیدا ہوئی۔ اور ایسا معلوم ہوُا۔ کہ

تکبیر کے نعرے

بلند کئے جاتے ہیں۔ میں نے کسی سے پوچھا۔ کہ یہ کیا شور ہے۔ تو اس نے بتایا۔ کہ یہ جماعت کے غرباء ہیں۔ ان کو جب خبر ہوُئی۔ کہ آپ سے لڑائی ہو رہی ہے۔ تو وُہ آپ کی

مدد کے لئے

آئے ہیں۔ میں خیال کرتا ہُوں۔ کہ جماعت تو ہمیشہ غرباء سے ہی ترقی کیا کرتی ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ

غربا میرے ساتھ ہیں

مگر تھوڑی دیر کے بعد تکبیر کے نعرے خاموش ہو گئے۔ اور مجھے بتایا گیا۔ کہ آنے والوں کے ساتھ فریب کیا گیا ہے۔ انہیں کسی نے اشارہ کر دیا ہے کہ اب خطرہ نہیں۔ اور وُہ چلے گئے ہیں۔ مجھے کوئی مشورہ دیتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ بچے ہیں۔ اس لئے ہم تیز نہیں چل سکیں گے۔ آپ نیچے جائیں۔ آپ کو دیکھ کر لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ہماری مدد کر سکیں۔ چنانچہ میں نیچے اُترتا ہوں۔ اور غربا میں سے

مخلصین کی ایک جماعت

کو دیکھتا ہوں۔ اور ان سے کہتا ہوں کہ میں یہاں اس لئے آیا ہوں۔ کہ تا مخلصین اکٹھے ہو جائیں۔ تم اُوپر جاؤ۔ اور عورتوں اور بچوں کو بحفاظت لے آؤ۔ اس پر وُہ جاتے ہیں۔ اور اتنے میں مَیں دیکھتا ہوں۔ کہ پہلے مرد اُترتے ہیں۔ پھر عورتیں۔ لیکن میرا لڑکا انور احمد نہیں آیا۔ پھر ایک شخص آیا۔ اور میں نے اسے کہا کہ انور احمد کہاں ہے۔ اس نے کہا۔ کہ وُہ بھی آ گیا ہے۔ پھر

جماعت میں ایک بیداری اور جوش

پیدا ہوتا ہے۔ چاروں طرف سے لوگ آتے ہیں۔ ان جمع ہونے والے لوگوں میں سے میں نے شہر سیالکوٹ کے کچھ لوگوں کو پہچانا ہے۔ ان کے ساتھ کچھ وُہ لوگ بھی آ جاتے ہیں جو باغی تھے۔ اور میں انہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں

اتحاد کے ذریعہ طاقت

دی تھی۔ اگر تم ایسے فتنوں میں پڑے۔ تو کمزور ہو کر ذلیل ہو جاؤ گے۔ کچھ لوگ مجھ سے بحث کرتے ہیں۔ میں انہیں دلائل کی طرف لاتا ہوں۔ اور یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ اس سے جماعت کا تو کچھ نہیں بگڑے گا۔ البتہ اس کے وقار کو جو صدمہ پہنچے گا۔ اس کے سبب اللہ تعالےٰ کے حضور تم ذمہ وار ہو گے۔ اس پر

بعض لوگ

کچھ نرم ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے پھر ان کو ورغلا دیتے ہیں۔ اور اسی بحث مباحثہ میں میری آنکھ کھل جاتی ہے ؛

تو اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت اس فتنہ کی جو خلافت کے متعلق اٹھایا جانے والا تھا۔ اطلاع دے دی تھی۔ مگر یہ پُرانے خواب ہیں میں ایک

تازہ خواب

سُناتا ہوں۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت ایک رنگ میں چل رہی ہے مصری صاحب کے اعلان کے بعد پانچ دن کی بات ہے۔ یعنی اتوار اور ہفتہ کی درمیانی شب کی۔ کہ میں جاگ رہا تھا۔ اور کلی طور پر بیدار تھا۔ کہ یک دم ربودگی کی حالت طاری ہُوئی۔ اور الٰہی تصرف کے ماتحت کچھ فقرے میرے دماغ پر نازل ہونے شروع ہوئے۔ پہلے ایک دو تو جلدی گزر گئے۔ مگر تیسرا یہ تھا۔ کہ

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے"

اور بے اختیار زبان سے نکلا۔ مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ اور میرے دل پر یہ اثر ہے۔ کہ یہ "مبارک ہو۔ مبارک ہو" میرے نفس کی طرف سے ہے۔ اور پہلا حصہ الہامی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح

اس فتنہ کو دبانے کے لئے آ رہی ہے۔ اس کے بعد میں سو گیا۔ اور میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک دُشمن نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ اور میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا ہے اور وُہ بے ہوش ہو کر گر گیا ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ مر گیا ہے۔ یا زندہ ہے۔ پھر نظارہ بدلا اور میں نے دیکھا۔ کہ کوئی شخص ہمارے مکان میں گھس آیا ہے۔ اور میں اسے پکڑنے کے لئے اُٹھا ہوں۔ مگر میری

آنکھوں پر کنٹوپ

پڑا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایسا نہ ہو وہ مجھ پر حملہ کر دے۔ کیونکہ میری آنکھوں پر تو کنٹوپ ہے۔ اس پر میں نے کنٹوپ اتارنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ میری آنکھیں بالکل ننگی ہو گئیں۔ مگر اتنے میں وہ بھاگ گیا۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ابھی کچھ مخفی مخالف ہیں۔ اور ۱۹۳۵ء والے رویاء میں یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ

بعض مخالف بلوں میں چھپ جائینگے

اور بعض کے زخمی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ ظاہر ہو جائیں گے۔ بہر حال وہ چھپ جائیں یا ظاہر ہوں ہمارے لئے

اللہ تعالےٰ کی طرف سے نصرت کا وعدہ

ہے۔ ہمارا خدا دیکھنے والا ہے۔ وہ اگر چھپیں بھی تو کہاں چھپ سکتے ہیں۔ انہیں ظاہر کرا کے یا تو وہ انہیں ہمارے ہاتھوں سے سزا دے گا۔ یا اندر ہی اندر طاعون کے چوہوں کی طرح انہیں مار دے گا۔ اور کسی کو پتہ تک نہیں ہوگا۔ سب کچھ اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ اگر چاہے۔ تو ان کے ایمانوں کو سلب کر لے۔ ان پر روحانی موت وارد کر دے۔ اور وہ خود ہی

بیعت توڑنے کا اعلان

کر دیں۔ یا ان کو ذلت دیکر ضرر پہنچانے کے قابل ہی نہ رہنے دے۔ غرضیکہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ بہر حال یہ فتنہ ایک تو عارضی اور مقامی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا مقابلہ ہمارے علماء کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ کب تک ان کو کرنا پڑیگا مگر ہر عارضی اور مقامی فساد کا ایک حصہ مستقل بھی ہوتا ہے۔ مثلاً کھانسی ہے۔ جب بھی کسی کو کھانسی ہو۔ یہ خیال نہیں کر لینا چاہیئے۔ کہ گلے کی سوزش سے ہے۔ بلکہ بعض اوقات جسم کی بناوٹ میں ہی کوئی ایسا نقص ہوتا ہے۔ جس سے کھانسی دور نہیں ہوتی۔ پس ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ اس فتنہ کا کوئی

مستقل اور وسیع پہلو

بھی ہے یا نہیں۔ اور اگر کوئی ہو۔ تو اس کا بھی علاج کرنا چاہیئے جس طرح کسی شخص کے مکان کی چھت ٹپکے تو اس کا عارضی علاج تو یہ ہے کہ نیچے بالٹیاں رکھدی جائیں اور سامان وہاں سے ہٹا لیا جائے۔ یا پھر چھت پر مٹی ڈالدی جائے۔ مگر بعض اوقات بعض کڑیاں ہی گل چکی ہوتی ہیں۔ اور چوہوں نے چھت کے اندر ایسے سوراخ بنائے ہوتے ہیں جو اوپر مٹی ڈالنے سے بند نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ چھت کو درست کیا جائے اسی طرح اس فتنہ کے متعلق بھی چاہیئے کہ ہم وسیع نظر ڈالیں۔ اور

حقیقی مرض

کو معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا جو وسیع اور مستقل سبب ہو سکتا ہے۔ اس پر بھی نظر ڈالوں۔ تا جو مخلص دوست چاہتے ہیں۔ کہ اس قسم کی خرابیاں پیدا نہ ہوں اس پر غور کر کے انہیں دور کرنے کیلئے تعاون کریں۔ شریعت کے کئی احکام ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی تفاصیل سے لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ اور ان پر جب عمل کرتے ہیں۔ تو بعض دفعہ نقصان ہوتا ہے۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ

شریعت کے احکام میں نقص

ہے۔ ہمارا صرف یہی فرض نہیں کہ بتائیں شریعت کا یہ حکم ہے۔ بلکہ یہ بھی فرض ہے۔ کہ تفاصیل میں جائیں۔ اور بتائیں۔ کہ اور کیا احتیاطیں شریعت نے بتائی ہیں۔ اگر ان سے واقف نہ کریں۔ تو لوگ اس حکم کو غلط سمجھیں گے۔ اور شریعت پر ان کو حسن ظن نہ رہیگی۔ پس چیزوں کی حکمت کے ساتھ ان کی پیچیدگیاں بھی بیان کرنی ضروری ہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علماء کا سب سے بڑا کام

یہی ہے۔ قرآن کریم نے علماء کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ کونوا ربانیین یعنی تم کو مبلغ اور عالم ہی نہیں بلکہ ربانی بننا چاہیئے۔ یعنے ہر چیز کی ادنےٰ سے لے کر اعلےٰ تک پیچیدگیاں۔ خطرات اس کی خوبیاں اور نقصانات سب بیان کرو۔ تا لوگوں کو روزِ روشن کیطرح معلوم ہوسکے کہ شریعت کا یہ منشا ہے مثلاً قرآن کریم نے لین دین کے متعلق کھول کھول کر احکام بیان کیے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کے نوے فیصدی لوگ ان تمام تفاصیل سے واقف نہیں ہیں۔ اور یہ علماء کا فرض ہے کہ ان کو واقف کریں۔ تا وہ دیکھ سکیں کہ قرآن کریم کے خلاف عمل کر رہے ہیں یا اس کے مطابق۔

پس ایسے فتنوں کے

مستقل اور حقیقی اسباب

کے تعلق میں جو کچھ بیان کروں گا۔ جماعت کے علماء کو چاہیئے کہ اسے اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور پھر اسے جماعت کے افراد کے اچھی طرح ذہن نشین کریں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ میرے سامنے اس وقت ہزاروں لوگ بیٹھے ہیں۔ اور میں جو کہوں گا۔ اسے خود ہی سن لیں گے۔ ان میں سے کچھ تو سو رہے ہیں۔ پھر یہ خیال مت کرو۔ کہ جو سوتے ہیں وہ سب سنتے ہیں۔ کئی ایک سوچ رہے ہوں گے کہ میں اپنے بیمار بچے کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ خطبہ جلدی ختم ہو۔ تو میں اسے جاکر دوائی دوں۔ کئی سوچتے ہونگے کہ آج فلاں فصل کو گوڈی کرنی ہے یا فلاں

کھیت میں ہل

چلانا ہے۔ یہاں سے جاؤں۔ تو جاکر یہ کام کروں۔

پس یہاں مختلف خیالات کے لوگ بیٹھے ہیں۔ پھر کافی لوگ ایسے ہیں جو جاگتے تو ہیں مگر روحانی طور پر سوتے ہیں۔ پھر جو توجہ سے سن بھی رہے ہیں۔ وہ سب کے سب اس قابل نہیں ہیں کہ بات کو سمجھ سکیں۔ یا توجہ دے سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ عورتوں میں

لیکچروں کا ایک سلسلہ

شروع کیا۔ اور وفاتِ مسیح۔ آمدِ مسیح اور نبوت وغیرہ مسائل پر بہت سے لیکچر دیئے۔ مجھے یہ اس وقت یاد نہیں۔ کہ یہ لیکچر روزانہ ہوتے تھے یا ہفتہ میں تین دن یا ہفتہ وار۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ آپ نے بہت سے لیکچر دیئے۔ ایک دن ایک عورت سے آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ تم لیکچروں میں شامل ہوتی ہو یا نہیں اس نے جواب دیا۔ کہ ہاں شامل ہوتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے کیا بیان کیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ بس یہی

نماز روزہ کی باتیں

ہوتی ہیں اور کیا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سلسلہ بند کردیا۔ تو کچھ طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ وہ بات کو سنکر بھی نہیں سمجھ سکتیں وہ بڑی

مخلص عورت

تھی۔ مگر جب آپ تقریر کرتے وہ سبحان اللہ۔ واری جاواں صدقے جاواں ہی کرتی رہتی۔ وہ اپنے اخلاص میں یہی دیکھتی رہتی۔ کہ

خدا کا مسیح باتیں کررہا ہے

آگے یہ کہ بات کیا ہے۔ اس کے متعلق جاننے کی اس نے کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ اور سمجھ لیا۔ کہ بس روزے نماز کی باتیں ہی ہوں گی۔ کوئی چوری وغیرہ کی باتیں تو ہوں گی نہیں۔ اس طرح مردوں میں بھی ایک حصہ ایسے لوگوں کا ہے۔ جو میری باتوں پر سبحان اللہ سبحان اللہ ہی کہتا رہتا ہے۔ اور بجائے سمجھنے کے یہی کہتا جاتا ہے۔ کہ

کیا اچھی بات کی ہے۔

خلیفۃ المسیح جو ہوئے ایسے لوگ محتاج ہوتے ہیں۔ کہ انفرادی طور پر انہیں سامنے بٹھا کر بات ان کے ذہن نشین کرائی جائے۔ پھر سننے والوں میں ایک حصہ

سترے بہترے

لوگوں کا ہے۔ جو بات کو سمجھ سکتے ہی نہیں۔ کچھ حصہ بچوں کا ہے۔ جو ابھی اس عمر کو ہی نہیں پہونچے کہ سمجھ سکیں۔ ایک حصہ ایسے لوگوں کا ہے۔ جو ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ سننے کے بعد بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ ایک حصہ ایسے لوگوں کا ہے جو بوجہ

حافظہ کمزور

ہونے کے مسجد سے نکلتے ہی بات کو بھول جاتے ہیں۔ اگر آج کل کے لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں۔ تو باہر جاکر کہتے ہیں۔ کہ میر صاحب نے بہت اچھا لیکچر دیا۔ کوئی پوچھے کیا تھا۔ تو کہیں گے یاد تو نہیں مگر تھا بہت اعلےٰ۔ کوئی کہے گا کہ آپ کو اطلاع ملی ہوگی۔ آج مولوی ابوالعطاء صاحب کا لیکچر بہت اعلےٰ تھا۔ آگے پوچھا جائے کیا تھا۔ تو بس جواب ہوگا۔ کہ یاد نہیں۔ وہ

مسجد سے نکلتے ہی بھول جاتے ہیں

صرف ان کے دماغ پر اتنا اثر ہوتا ہے۔ کہ بات بڑی اچھی تھی۔ ایسے طبقہ کے سامنے جب تک دس میں دفعہ ایک بات کو دوہرایا نہ جائے ان کے ذہن نشین ہو ہی نہیں سکتی۔ ہمارے ہاں

ایک خادمہ

تھی۔ وہ بڑی عمر میں آئی تھی۔ حضرت ام المومنین نے اسے فرمایا کہ قرآن شریف پڑھا کرو کہنے لگی مجھے یاد نہیں رہتا آپ نے فرمایا کوشش کرو۔ آخر اس نے پڑھنا شروع کیا۔ ایک آدھ جملہ سبق لیتی۔ اور پھر اسے سارا دن رٹتی رہتی۔ اس طرح

دس پندرہ سال

میں اس نے سیپارہ ڈیڑھ سیپارہ پڑھا۔ ایک دن ہم نے دیکھا۔ کہ وہ کام کرتی جاتی تھی۔ اور کہتی جاتی تھی جا بھانوں آ بھناں۔ جا بھانوں آ بھناں اس سے دریافت کیا گیا۔ کہ یہ کیا کہتی ہو۔ تو کہنے لگی قرآن شریف کا سبق یاد کرتی ہوں۔ اسے کہا گیا۔ یہ تو قرآن شریف میں نہیں ہے کہنے لگی ہے کیوں نہیں۔ مجھے فلاں عورت بتا گئی ہے۔ اور جب پڑھانے والی سے پوچھا گیا۔ تو اس نے بتایا کہ میں تو اسے

یعلمون

بتا آئی تھی۔ تو کئی دماغ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ سنتے کچھ ہیں اور یاد ان کو کچھ ہوتا ہے۔ ان کے متعلق یہ خیال کرلینا۔ کہ خطبہ سن چکے ہیں۔ اس لئے علماء کی ذمہ داری پوری ہوچکی ہے غلط ہے۔ جب تک علماء جو

خلیفہ کے بازو اور زبان

ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ پورا پورا تعاون نہ کریں۔ ان کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ علماء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سیکنڈ ہینڈ مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلےٰ پیمانہ پر موجود ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے میری مراد صرف مبلغ ہی نہیں بلکہ وہ طبقہ بھی علماء میں شامل ہے۔ جو بات کو سمجھ سکتا اور یاد رکھ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

کہ۔

خدا سے ڈرنے والے علماء ہیں

پس ہر مومن جو دین کا درد اور سلسلہ سے اخلاص رکھتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا سلسلہ نیک نامی کے ساتھ دنیا میں قائم رہے۔ اور اسلام کو وہی عزت پھر حاصل ہو۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ اور اس کام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوششیں

باطل اور رائیگاں نہ جائیں

اس کا فرض ہے۔ کہ خلیفہ کے ساتھ دن رات تعاون کرکے اس کام میں لگ جائے۔ کہ ذہنی طور پر بھی جماعت کی اصلاح ہو جائے۔ ایسے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ جس طرح شادی کے موقعہ پر لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں۔ کہ ان میں چھوہارے گریں۔ اسی طرح جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں۔ اور دہرائیں۔ اور دہرائیں۔ حتیٰ کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے۔ اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے۔ میں نے علماء کو پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اور میں خوشی کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ایک مثال ایسی ہے۔ کہ جس نے اس طرف توجہ کی۔ اور وہ

مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل

ہیں۔ جو گرلز سکول میں پڑھاتے ہیں انہوں نے ان مسائل کو بار بار اور عمدگی کے ساتھ طالبات کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ پس اس مضمون کے شروع کرنے سے قبل کہ اس قسم کے فتنوں کے وسیع اور مستقبل اسباب کیا ہیں۔ اور ان کا علاج کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف مبلغ ہی نہیں۔ بلکہ ہر سمجھدار اور دیانت دار اور مومن جو

سمجھنے سمجھانے کی قابلیت

رکھتا ہے۔ اپنے آپ کو تیار کرے کہ اسے سنکر اور سمجھ کر دوسروں کو سمجھائے۔ بعض چھوٹے چھوٹے اصول دنیا میں ایسے ہوتے ہیں۔ جو انسانی اعمال پر بہت لمبا اثر ڈالتے ہیں۔ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہر فرد کا ہر فعل منفردانہ حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص چوری کرتا ہے۔ تو لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس نے مال دیکھا اور لالچ آگیا حالانکہ بسا اوقات وہ چوری نتیجہ ہوتی ہے۔ ان اثرات کا جو بچپن یا جوانی میں پڑے ہوتے ہیں۔ وہ

منفرد فعل نہیں ہوتا

بلکہ بیماری ہوتی ہے۔

جو اندر ہی اندر ترقی کر رہی ہوتی ہے۔ اور آخر ایک دن گرفتار کرا دیتی ہے۔ بعض لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ اسے عادت ہے۔ یا بیچارا ایسی مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے۔ کہ اس کے سوا چارہ نہیں تھا۔ حالانکہ وہ ایسے اثر کے ماتحت جھوٹ بول رہا ہوتا ہے۔ جو بچپن یا جوانی میں اس پر پڑا تھا۔ پس جب تک ہر مربی اس نکتہ کو نہ سمجھ لے۔ کہ

بعض اصول انسانی افکار کو بدل دیتے ہیں

لاکھ سمجھاؤ دوسرے کی سمجھ میں بات آہی نہیں سکتی۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ انفرادی طور پر سمجھانا کسی کام نہیں آتا۔ جب تک اس کے مطابق ماحول میں بھی تبدیلی نہ کیجائے اس کے بغیر عارضی طور پر تو اصلاح ہو جاتی ہے۔ مگر اس

عارضی نصیحت کا اثر

دور ہوتے ہی پھر وہی حالت ہو جاتی ہے۔ میں اس بات کو ایک مثال سے واضح کرتا ہوں۔ بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے ایک

ہوائی بندوق

لے دی۔ اور میں چند اور بچوں کے ساتھ موضع ناتھ پور کی طرف شکار کرنے چلا گیا۔ کھیتوں میں ایک سکھ لڑکا ہمیں ملا۔ اور کہنے لگا۔ یہ کیا ہے۔ ہم نے بتایا کہ بندوق ہے۔ وہ پوچھنے لگا۔ اس سے کیا کرتے ہو۔ ہم نے بتایا کہ شکار مارتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کچھ مارا بھی ہے۔ ہم نے کہا ہاں ایک فاختہ ماری ہے۔ وہ کہنے لگا۔

ہمارے گاؤں میں چلو

وہاں بہت سی فاختائیں ملیں گی۔ جو بیریوں وغیرہ پر بیٹھی رہتی ہیں ہم نے اسے کہا۔ کہ گاؤں کے لوگ ناراض تو نہ ہوں گے۔ وہ کہنے لگا۔ کہ نہیں ناراض کیوں ہوں گے تم لوگوں نے فاختہ ہی مارنی ہے ان کو اس سے کیا۔ خیر وہ ہمیں ساتھ لے کر گاؤں میں پہنچا۔ اور ایک درخت پر کچھ فاختائیں بیٹھی ہوئی دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ وہ ہیں۔ مارو۔ میں نے بندوق چلائی۔ اور غالباً ایک کو مار لیا۔ پھر وہ ہمیں آگے ایک اور درخت کے پاس لے گیا اس پر بھی فاختہ بیٹھی تھیں۔ وہ کہنے لگا۔ کہ لو اب ان کو مارو۔ اتنے میں ایک بڑھیا نکلی۔ اور کہنے لگی کہ تم لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ جیو ہتیا کرتے ہو۔ اور اپنے گاؤں کے لڑکوں کو مخاطب کرکے کہنے لگی۔ کہ تم بڑے بے شرم ہو۔ جو دیکھتے ہو۔ اور منع نہیں کرتے اس کا یہ کہنا تھا۔ کہ وہی لڑکا جو ہمیں ساتھ لایا تھا۔ فوراً بگڑ گیا اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اور ہمیں کہنے لگا۔ تم کیوں ہمارے

گاؤں میں شکار

کرتے ہو۔ ہمیں ساتھ لانا اس کا ایک عارضی اثر کے ماتحت تھا۔ مگر

جیو ہتیا

کی مخالفت ایک پرانا اثر تھا۔ اور اس کے رونما ہوتے ہی وہ عارضی اثر بالکل زائل ہو گیا۔ اور قطعاً بھول گیا۔ کہ خود ہمیں ساتھ لایا تھا۔ ہم آنے میں تامل تھے کہ لوگ ناراض نہ ہوں۔ مگر اس نے ہمیں یہ یقین دلایا تھا۔ کہ نہیں کوئی ناراض نہیں ہوگا۔ تو بعض مسائل کا اثر دماغ پر بہت گہرا ہوتا ہے۔ اور جب تک

دماغ کی اصلاح

اس کے مطابق نہ کی جائے۔ یا پھر جب تک اس اصل کی غلطی اس پر پوری طرح واضح نہ کر دی جائے منفرد اعمال میں انسان کی اصلاح ناممکن ہوتی ہے۔

خالص چیزوں کی قیمتوں

میں حیرت انگیز تخفیف

پبلک کو طبی عجائب گھر قادیان سے متعارف کرانے نیز اپنی اشیاء کا اصلی اور خالص ہونے کا یقین دلانے کیلئے ہم نے چند روز تک اصل لاگت پر مندرجہ ذیل اشیاء فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔ دوست فائدہ اٹھائیں۔

زیرہ درجہ اول اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی ۱۰/ سیر

〃 درجہ دوم 〃 ۱۰/ 〃 ۸/ 〃

خالص شہد ڈیڑھ سیر ۱۲/

بنفشہ درجہ اول ۱/ تولہ 〃 ۱۲/ تولہ

عرق گلاب خالص جو ہاسین شاہ فی بوتل ۱/ 〃 ۱۲/

سرکہ انگوری خاص الخاص ۵/ رعایتی ۱۲/ فی بوتل

حکیم عبدالعزیز خان منیجر طبی عجائب گھر محلہ دارالفضل قادیان

فرض کرو۔ ایک شخص چوری کرتا ہے۔ مگر کسی ایسے خیال کے ماتحت کہ وہ چوری کو جائز سمجھتا ہے۔ اب اس کے اس خیال کو ہم جب تک نہ توڑ دیں۔ وہ چوری نہیں چھوڑے گا۔ یا ایک شخص کے بیوی بچے بھوکوں مر رہے ہیں۔ گاؤں والے سنگدل ہیں۔ اور اس کی کوئی مدد نہیں کرتے۔ اس لئے وہ ان کی جان بچانے کے لئے چوری کرتا ہے اس کے چوری کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ وہ چوری کو جائز سمجھتا ہے بلکہ یہ ہے۔ کہ اگر وہ چوری نہ کرے تو اس کے بیوی بچے بھوکوں مر جائیں گے اب اگر اسے کہا جائے۔ کہ چوری بری چیز ہے خدا اور رسول نے اس سے منع کیا ہے۔ تو ممکن ہے عارضی طور پر اس پر کوئی اثر ہو لیکن جب وہ اپنے بیوی بچوں کو فاقے مرتا دیکھے گا۔ چوری کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور ہماری نصیحت بالکل رائیگاں جائے گی۔ کیونکہ ہم نے وہ

اسباب تلاش کرنے کی کوشش

ہی نہیں کی تھی۔ کہ وہ چوری کیوں کرتا ہے۔ اسے ہم دو طرح ہی چوری سے روک سکتے ہیں۔ اول تو اس طرح کہ اس پر ثابت کر دیں۔ کہ فاقوں سے مر جانا بہتر ہے۔ بجائے اس کے کہ چوری یا بد دیانتی کی جائے۔ یا پھر اس طرح کہ اس کے گھر روٹی بھیجنا شروع کر دیں۔ جب تک ہم یہ نہ کریں گے۔ وہ چوری نہیں چھوڑ سکتا تو بعض اصول ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب تک ان کی اصلاح نہ کی جائے اور نقطۂ نگاہ کو نہ بدل دیا جائے اثر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہو بھی تو عارضی ہوتا ہے۔ جو کچھ روز کے بعد زائل ہو جاتا ہے۔

اب میں اس کی

ایک مثال

دیتا ہوں۔ کہ کس طرح بعض خیالی اصول انسانی اعمال پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہندو قوم میں بہت سے اختلاف ہیں۔ بعض فرقے ویدوں کو مانتے ہیں۔ بعض نہیں۔ بعض گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ بعض نہیں۔ بعض پرانوں کو مانتے ہیں۔ اور بعض نہیں۔ بعض ذات پات کے قائل ہیں اور بعض نہیں۔ سادھوؤں کے بعض فرقے ذات پات کو نہیں مانتے۔ اسی طرح سادھوؤں کے بعض فرقے مردہ کو جلاتے یا دریا میں پھینک دیتے ہیں۔ اور بعض دفن کرتے ہیں۔ مگر ایک اصولی بات ان سب میں موجود ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ

گناہ خدا کا قرض ہیں

جسے ادا کر کے ہی انسان نجات پا سکتا ہے۔ اور چونکہ انسانی زندگی اتنی لمبی نہیں۔ کہ سب قرض ادا ہو سکے۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ انسان جونیں بدلتا رہتا ہے۔ اور جب تک خدا تعالے کا قرض ادا نہیں ہو جاتا اسے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال ان کے اندر بہت راسخ ہے۔ اور اسے ہی تناسخ کہتے ہیں۔ بظاہر یہ ایک فلسفہ ہے۔ ایک نظریہ ہے جسے عملی زندگی سے تعلق نہیں لیکن اگر

ہندو قوم کی عملی حالت

دیکھی جائے تو وہ ساری کی ساری اسی نظریہ کے ماتحت ہے۔ ان میں سود خوری اور پیچھے پڑ کر قرض وصول کرنا اسی کے نتیجہ میں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب خدا قرضہ معاف نہیں کر سکتا۔ تو ہم کیونکر معاف کر دیں۔ اور جس طرح خدا جونوں میں بھیجتا ہے۔ اس طرح باپ مر جائے تو بیٹے سے اور بیٹے کے بعد پوتے سے وصول کرتے ہیں۔ تمام ہندو قوم کا ذہنی نظریہ اسی تناسخ کے عقیدہ کے ماتحت ہے مسلمان چونکہ ہندوؤں سے کم میل جول رکھتے ہیں۔ اس لئے بوجہ ناواقفیت سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو بخیل ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں۔ اخباروں کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ ہندو صدقہ و خیرات کے کاموں میں مسلمانوں سے کم نہیں۔ کنوئیں بنواتے اور دوسرے

رفاہ عام کے کام

وہ بہت کرتے ہیں۔ اور لاکھوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ مگر ایک مقروض آتا ہے اور کہتا ہے کہ لالہ جی میرے بیوی بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ مجھ پر رحم کریں۔ اور پانچ روپیہ مجھے چھوڑ دیں میں ادا نہیں کر سکتا۔ تو وہ انکار کر دیتا ہے مگر اس کا یہ انکار بخل کی وجہ سے نہیں۔ اس کے ذہن میں یہ نظریہ ہے کہ خدا تعالے بہت دینے والا ہے اس نے ہمارے لئے سورج چاند پیدا کئے ہیں اور بہت دیئے ہیں۔ وہ

دیالو کرپالو

ہے۔ مگر قرضہ معاف نہیں کر سکتا۔ یہ انسان کو بہر حال ادا کرنا پڑے گا۔ اور یہی چیز اس کے کیرکٹر میں داخل ہو گئی ہے۔ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر دے گا۔ مگر قرض پانچ روپیہ کا بھی معاف نہیں کرے گا اسی نظریہ کے ماتحت

ہندو قوم میں تجارتی ترقی

ہوئی ہے۔ وہ سختی سے قرض وصول کرتی ہے اور چونکہ بہت سے لوگ دے نہیں سکتے۔ اس کا قرض پھیلتا ہے۔ اور اس طرح ساری دنیا اس کی مقروض ہوتی جاتی ہے۔ اور اس وجہ سے تجارت پر اس کا قبضہ ہوتا جا رہا ہے۔

اس کے برعکس

مسلمان قوم کا عمل

یہ ہے۔ کہ اگر کسی مسلمان سے کوئی پیسہ مانگے۔ تو وہ کہے گا۔ کہ جا جا کام کر۔ ہم خود کھائیں۔ یا تم جیسوں کو دیں۔ لیکن اگر کسی پر قرض ہو گا۔ تو قرض خواہ سے کہے گا۔ چھوڑ دو جانے دو۔ وہ پیسہ دینے میں بخل کرے گا۔ مگر قرض کے معاملہ میں نہیں بلکہ کہہ دے گا چھوڑ دو جانے دو۔ غریب آدمی ہے۔ کیونکہ اس کے ذہن میں

بخشش کا اصل

گھر کر چکا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالے بخشنے والا ہے۔ کوئی کتنا بڑا قصور کرے مسلمان کہہ دے گا جانے دو۔ اللہ تعالے غفار ستار ہے قوم تباہ ہو جائے۔ ملک اور جماعت تباہ ہو جائے۔ وہ غفار و ستار و کی رٹ لگاتا جائے گا۔ اور یہی کہتا رہے گا۔ کہ بس جانے دو۔ معمولی بات ہے۔ تو تناسخ کے عقیدہ نے ہندو قوم کی عملی زندگی بدل دی ہے آج ہندو قوم

تجارت پر ظاہراً اور زراعت پر باطناً

قابض ہے ساہوکار زیادہ تر جینی ہیں۔ اور یہی قوم تناسخ کی زیادہ سختی سے قائل ہے۔ ایسے جینی عام ہندوؤں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ اور اعداد و شمار اس پر شاہد ہیں۔ مگر وصولی میں وہ دوسروں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کے سوا۔

آپ غور کریں

اسی قسم کا عقیدہ

کسی اور قوم میں بھی پایا جاتا ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر پایا جاتا ہے تو اس کی حالت کیا ہے۔ دنیا میں ایسی صرف ایک اور قوم ہے۔ اور وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل مفت۔ دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل رسالہ

زندہ موت

مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس روسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

ڈاکٹر ایم اسمعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی قوم

ہے - ان کو حکم دیا گیا تھا - کہ تیری آنکھ مروت نہ کرے - کہ جان کا بدلہ جان آنکھ کا بدلہ آنکھ - دانت کا بدلہ دانت ہاتھ کا بدلہ ہاتھ - اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہوگا (استثناء باب ۱۹ آیت ۲۱) یعنی تمہارے لئے بدلہ لینا ضروری ہے - دیکھنا کبھی رحم نہ کرنا چنانچہ ان کا کیریکٹر بھی وہی ہے - جو ہندوؤں کا ہے - بلکہ یہودیوں کی اس معاملہ میں سختی کے متعلق تو شیکسپیر نے ایک ڈرامہ بھی لکھا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے کسی مقروض سے لکھوایا ہوا تھا - کہ اگر بروقت روپیہ ادا نہ کیا گیا - تو

آدھ سیر گوشت

تمہارے جسم سے کاٹ لوں گا - چنانچہ جب روپیہ ادا نہ ہوسکا - تو اس نے گوشت کاٹنے پر اصرار کیا - مقروض کے رشتہ دار بہت روئے پیٹے - اور منت خوشامد کی - کہ اتنا ظلم نہ کرو - مگر اس نے ایک نہ مانی اور اپنی بات پر مصر رہا - آخر ایک عقلمند بیچ میں آگیا اور اس نے کہا - کہ اچھا گوشت کاٹ لو مگر

خون کا ایک قطرہ نہ گرے

کیونکہ یہ تحریر میں نہیں ہے - کہ خون بھی گرایا جائے گا - اور گوشت بھی آدھ سیر سے بال بھر کم و بیش نہ ہو - اور چونکہ یہ باتیں اس کے بس میں نہ تھیں اسے دبنا پڑا - اب آج کل جس طرح ہمارے ہاں

قرضہ بل اور ساہوکارہ بل

بن رہے ہیں - اسی طرح یورپ میں یہودیوں سے سختی ہو رہی ہے - جرمنی نے تو یہودیوں کو اپنے ملک سے ہی بالکل نکال دیا ہے انگلینڈ میں بھی ایک ایسی پارٹی بن گئی ہے - جو ان کے سخت خلاف ہے - اٹلی میں بھی ان پر سختی کی جا رہی ہے ہنگری اور بعض اور ممالک میں بھی یہی حالت ہے - سپین میں بھی ان پر سختی ہوتی ہے - کیونکہ جس طرح ہندوستان میں ساہوکار معاف نہیں کر سکتا - اسی طرح یورپ میں یہودیوں کا حال ہے - اگر نظریہ کے ماتحت یہودی قوم

بھی تجارت میں ترقی کر گئی ہے - کیونکہ وہ بھی

لین دین میں سختی

کرتی ہے - اور تجارت ایسی سختی سے ہی چل سکتی ہے - خواہ یہ سختی بری ہو - یہ دونوں قومیں جن کا نظریہ یہ ہے - کہ قرضہ معاف نہیں ہو سکتا - دونوں نے تجارت میں ترقی کی ہے - ایک نے مغرب میں اور دوسرے نے مشرق میں اور دونوں کی ترقی اور تنزل اس نظریہ کی طرف منسوب ہوتا ہے - ہندوؤں نے اسی کی بدولت تجارت پر قبضہ کیا ہے - اور اگر ان کے خلاف زمینداروں میں جوش ہے - تو اس کی وجہ بھی یہی ہے - اسی طرح یہود کا - اگر

یورپ کی سیاست پر قبضہ

ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے - اور اگر جرمن نے ان کو ملک سے نکال دیا ہے تو اسی کے باعث - اب ان لوگوں سے لاکھ بحث کرو - کہ سود بری چیز ہے - تجارت میں سختی نہیں کرنی چاہئے اور اس کے لئے لاکھ دلائل دو کبھی نہیں مانیں گے - لیکن جس دن ان کے یہ بات ذہن نشین کرادو - کہ اللہ میاں بھی معاف کرتا ہے - اور

تم بھی معاف کرو

تو فوراً ان کا نظریہ بدل جائے گا - یہی حال یہود کا ہے - جرمنی لاکھ سکے دکھائے جب تک وہ نظریہ نہ بدلے جو استثناء باب ۱۹ - ۲۱ کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے اس وقت تک ممکن نہیں - کہ یہودی سود یا لین دین کے معاملہ میں سختی چھوڑ دیں کیونکہ جو عقیدہ بچپن سے دل میں ڈالا جاتا ہے - اس کا اثر لازمی طور پر جا ہئیے اب ہمیں یہ دیکھنا چاہئے - کہ جن حالات میں سے جماعت گذر رہی ہے - وہ بعض اصول کے ماتحت ہیں - یا انفرادی ہیں - اور پھر اس کے مطابق جب ہم اصلاح کی کوشش کرینگے - اور ذہنیتوں کو بدل ڈالیں گے - تو پھر ایسے

فتنوں کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائے گا

کیونکہ جب پانی پیچھے سے ہی نہیں آئے گا - تو اگلے سوراخ خود بخود بند ہو جائیں گے - اس لئے ہمیں غور کرنا چاہئیے - کہ کون سے ایسے حالات ہیں جن کے ماتحت بعض لوگوں میں ایسی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں - اور ان کو معلوم کرکے یا ان کی غلطی کو دور کریں اگر ان کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے تو اس کی اصلاح کریں - اور اگر وہ بات محرف مبدل ہو چکی ہو - تو بھی اسے ٹھیک کریں - یہ تمہید چونکہ بہت لمبی ہوگئی ہے - اس لئے اس مضمون کو کہ کیا چیزیں ہیں جو اس قسم کے حالات پیدا کرتی ہیں - اگر اللہ تعالے نے توفیق دی - تو

اگلے خطبہ میں

بیان کروں گا -

میں چاہتا ہوں - کہ یہ باتیں اچھی طرح آپ لوگوں کے ذہن نشین کردوں - کہ وہ کیا کیا باتیں ہیں - جو مسلمانوں اور ان سے نکلے ہوئے احمدیوں میں پیدا ہو کر ایسے فتنوں کا موجب ہوتی ہیں - اور جب تک

اہل علم اور سمجھدار افراد

ان باتوں کو ایک ایک شخص کے ذہن نشین کرنے کیلئے تعاون نہ کریں اور کوٹ کوٹ کر ان کے دماغوں میں یہ باتیں داخل نہ کریں - جیسے انگریزی میں Hammering کہتے ہیں - اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا - پس ان باتوں کو سن کر بار بار لوگوں کے سامنے دہراؤ - یہاں تک کہ ایک کو دن سے کودن شخص کے دماغ میں بھی یہ بات بیٹھ جائے - پھر جب یہ کیریکٹر بن جائے گا - تو ہر شخص ان سے فائدہ اٹھا سکے گا - اور آئندہ نسلوں میں خود بخود یہ باتیں آتی جائیں گی - کیونکہ یہی اصول ہیں - جن کو بدلے بغیر ہم کامیابی حاصل نہیں کر سکتے - ان کے بغیر جو اصلاح ہوگی - عارضی ہوگی - لوگوں کو مجھ پر اعتماد ہے کہ جب میں نے سمجھا دیا - تو لوگ سمجھ جاتے ہیں - مگر یہ درست نہیں سمجھنا ایسا آسان کام نہیں -

ذہنیت میں تبدیلی بہت بڑی محنت چاہتی ہے

ہاں جب ذہنیت بدل جائے - تب بیشک حقیقی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے - اور ایک نسل ہی نہیں کئی نسلوں کی اصلاح ہو جاتی ہے - اور یہ نیکی کا سلسلہ جاری رہتا ہے - حتی کہ جماعت میں پھر بگاڑ پیدا ہو جائے - جیسے خدا تعالیٰ کا دوسرا مامور آکر دور کرے - اس لئے ضروری ہے - کہ بچوں کے دلوں میں بھی ان باتوں کو بٹھایا جائے - اسی غرض سے میں نے

بورڈنگ تحریک جدید

قائم کیا تھا - کہ اخلاق فاضلہ بچوں کے اندر قائم کئے جائیں - جو ماں باپ قائم نہیں کر سکتے - مگر افسوس ہے کہ اس بورڈنگ کے افسروں نے ابھی تک

تقسیم عمل کا فیصلہ

ہی نہیں کیا - اور وہ ابھی انہی باتوں میں پڑے ہوئے ہیں - کہ سپرنٹنڈنٹ کے فرائض کیا ہیں - اور ٹیوٹروں کے کیا - اصل کام کی طرف ابھی پوری توجہ نہیں ہوئی - میری غرض اس بورڈنگ کے قیام سے یہ ہے - کہ

اسلامی اخلاق کی تفاصیل بچوں کو سمجھائی جائیں

سچ کی تعریف بیان کرو - سچ بولنے میں کیا کیا مشکلات پیش آسکتی ہیں - اور پھر شریعت نے ان کے کیا کیا علاج رکھے ہیں - یہ باتیں سکھائی جانی چاہئیں ورنہ صرف سچ بولنے کی تعلیم تو ہندو اور سکھ بھی دیتے ہیں - اسی طرح سب کہتے ہیں کہ

شرک نہ کرو

مگر اسلام بتاتا ہے - کہ شرک ہوتا کیا ہے

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات

منشی منشی عالم منشی فاضل ادیب ادیب عالم ادیب فاضل ۱۹۳۸ء کے قواعد اور مکمل فہرست کتب نصاب مفت طلب کریں -

سٹوڈنٹس اون بکڈپو موہن لال روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کیوں کر پیدا ہوتا ہے۔ کیونکر ترقی کرتا ہے۔ اور کون کون سی مشکلات میں طبیعت اسے قبول کرنے کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور پھر اس کے علاج کیا ہیں۔ جب اس طرح بچہ کے دل میں بات بٹھائی جائے۔ تو وہ پھر نہیں نکل سکتی۔ اور جب تک ہم اس طرح نہ کریں۔ کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس اگر ہم موجودہ لوگوں اور آئندہ اولادوں کی درستی کر لیں۔ تو ہمیشہ کے لئے اس قسم کے فتنوں کا رستہ بند ہو سکتا ہے۔ ورنہ شکی طبائع کا

وساوس کا شکار ہو جانے کا احتمال

باقی رہے گا۔ مثلاً میں نے سنا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ مصری صاحب نے لعنت اللہ علی الکاذبین کی وعید کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ میں نے یہ بات نہیں لکھی۔ اس لئے ان کا یہ قول صحیح ہوگا۔ لیکن جب میر صاحب نے مصری صاحب کے الفاظ نقل کر کے لکھا۔ اب کہو لعنت اللہ علی الکاذبین تو وہ چپ ہو گئے۔ اور ایسے لوگوں نے کہدیا کہ یہ ٹھیک ہے۔ گویا وہ خدا کے ساتھ نہیں۔ لعنت کے ساتھ ہیں۔ اگر ان کا معیار یہی رہے تو دنیا میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھنا تو یہ ہوتا ہے کہ یہ لعنت پڑتی کس پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے

دشمنوں پر لعنتیں

ڈالیں۔ اور مخالفوں نے بھی۔ تو اس صورت میں انہیں چاہیئے۔ کہ دونو کی طرف ہو جائیں۔ دیکھنے والی بات تو یہ ہوتی ہے کہ لعنت پڑی کس پر ہے۔ لعنت ڈالنے کا کیا ہے۔ کیا ابوجہل نے بدر کے دن نہیں کہا تھا۔ کہ اے خدا اگر محمد سچا ہے تو ہم پر پتھر برسا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کفار پر لعنت ڈالی۔ اب دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ وہ کس پر پڑی۔ تو بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ایسی ہیں۔ جو دوستوں کے ذہن نشین کرنی ضروری ہیں۔ ہمارے اکثر دوست صرف چند مسائل سے واقف ہیں۔ مگر ان کی تفاصیل نہیں جانتے پس اس موقعہ پر اس فتنہ کے متعلق میں بعض اصول بیان کروں گا۔ اور علماء و سمجھدار دوستوں کو چاہیئے کہ انہیں سمجھیں۔ اور جماعت کے افراد کے قلوب میں ان کو داخل کریں حتیٰ کہ ہر ایک ہم میں سے قرآن کریم کے مطابق اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت میں زندگی بسر کرنے والا ہو جائے۔ اور ہمارا جینا و مرنا اس کی اطاعت میں ہو۔

ایک عالم سنسکرت احمدی نوجوان کی دو مفید علمی کتابیں

مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب ویدبھوشن مولوی فاضل کادیہ تیرتھ نے جو ایک لمبا عرصہ بنارس اور کلکتہ میں سنسکرت کی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ حال میں دو نہایت مفید اور قابل قدر کتابیں شائع کی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام "آسمانی پرکاش" ہے۔ جو ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس کا مکمل مفصل اور مدلل جواب ہے۔ یعنی دیانندجی کے ان تمام اعتراضات کے تحقیقی اور الزامی جواب دئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے اسلام پر کئے۔ اس کے علاوہ ویدک لٹریچر سے گاؤکشی اور گوشت خوری پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں مصنف نے قرآن مجید کے علاوہ ۶۴ ضخیم کتابوں کا جن میں سے اکثر ویدک لٹریچر پر مشتمل ہیں۔ مطالعہ کیا اور خوب محنت سے جواب لکھا ہے اور اس کتاب کو ویدک لٹریچر کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔ آریہ مصنفین جو اعتراضات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ درحقیقت معترضین کے اپنے بزرگوں پر عائد ہوتے ہیں۔ اور اس ضمن میں مفید معلومات جمع کی گئی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے دوسری کتاب "وید مقدس اور قرآن کریم" ہے۔ جس میں الہامی کتاب کی شناخت کے متعلق سولہ معیار مقرر کر کے قرآن کریم اور وید کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ کتب سماویہ میں سے قرآن کریم ہی افضل و برتر کتاب ہے اس کے ساتھ ہی ویدوں کی تحریف کے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے۔ اور ان میں تحریف و الحاق کرنے والوں کے نام بتائے گئے ہیں۔ یہ کتاب بھی بہت سے قیمتی حوالجات اور نئے معلومات پر مشتمل ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ یہ ہر دو کتابیں ضیاء منزل محلہ دارالرحمت قادیان کے پتہ سے منگائی جائیں۔

اخبار احسان کی غلط بیانی

اخبارات احسان ۴ جولائی و ترجمان سرحد ۸ جولائی میں میری سلسلہ احمدیہ سے علیحدگی کے بارے میں جو اعلان شائع ہوا ہے۔ وہ کسی دشمن نے محض دل آزاری کے لئے بیہودہ سرائی کی ہے مجھے خداوند عزوجل کی ذات پاک کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میرے عقائد احمدیہ میں کسی قسم کا تزلزل نہیں آیا۔ اور میں خداوند کریم کے فضل و احسان سے مضبوط چٹان پر کھڑا ہوں۔ اور مجھے دنیا کی کوئی طاقت اس سے متزلزل نہیں کر سکتی۔ میں عقائد احمدیہ کے صدق و اخلاص میں اپنا ہر ذرہ قربان کرنے کو تیار رہوں۔ اور اس راہ میں میری جان۔ عزت۔ آبرو اور پیاری سے پیاری چیز بھی فدا ہو تو میرے لئے موجب فخر ہے۔ میں حضرت اقدس مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کے جملہ دعاوی پر کامل یقین رکھتا ہوں۔ اور اس بات کا گواہ ہوں کہ مجھے بھی حضور کی قوت قدسیہ اور غلامی کی بدولت کئی بار شرف الہام ہوا اور کئی ایک امور غیبی کا مجھ پر قبل از وقت انکشاف ہوا۔ جن کے پورا ہونے کے گواہ کئی اشخاص احمدیوں اور غیر احمدیوں سے ہیں۔ میں ایسی رویت اور زندہ نشانات کا خود گواہ ہوں اور بفضل خدا امید رکھتا ہوں کہ اللہ کریم مجھے ضائع نہ کریگا اور میرے ایمان کو احمدیہ عقاید پر قائم رکھیگا۔ میں انہی عقاید میں اپنی نجات پاتا ہوں اور ان کے مخالف عقائد میں اپنی روحانی اور جسمانی موت یقین کرتا ہوں میرے جن بھائیوں کو اس خبر سے تکلیف اور درد ہوا ہے وہ بالکل مطمئن رہیں ...ہوں کہ میں بفضل خدا ایک احمدی ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود کا ادنیٰ غلام اور صحابی ہوں۔ مجھے خاندان نبوت کے تمام ممبران اور ... حضرت ام المومنین ... [illegible]

[illegible]

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد۔ کمر درد کرتا ہے کلیجہ کلیج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ دو روپیہ ۲ محصول ۷ کل ۲/۷

میرا پتہ:۔ اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا موتی سرمہ کے ہی گیت گا رہی ہے

قادیان کی بزرگ ہستیاں موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان مبارک موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف کے کام میں بوجہ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں خشکی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے خاندان ذی الاحترام میں بھی موتی سرمہ ہی مقبول ہے

شاہی حکیم حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں۔ "پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب ہوا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔"

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ناظر تالیف و تصنیف

تحریر فرماتے ہیں۔ "کہ مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی آپ کے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔"

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب

سابق مبلغ بلاد یورپ حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ کا موتی سرمہ میں نے ککروں کیواسطے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔"

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

تحریر فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپکے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ میری یہ تحریر شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہو سکیں۔"

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل

سنیئر پروفیسر احمدیہ کالج و ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ رات کو مطالعہ سے خارش، جلن، پانی بہنا، یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ آپ کے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

جناب ملک مولا بخش صاحب

پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکلیف تھی۔ مدرسہ جاتا تو واپس آ جاتا کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے اسے عینک تجویز کر دی۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بجلی سے ککرے جلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا۔ کہ آپ کا اشتہار نظر پڑا خیال ہوا۔ کہ پہلے آپ کا موتی سرمہ استعمال کرا کے دیکھ لوں۔ چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی اسکے چند روز کے استعمال سے تمام عوارض جاتے رہے۔ اب وہ بغیر عینک کے باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ اور میں اس کے لئے آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔"

جناب خواجہ غلام نبی صاحب چیف ایڈیٹر الفضل

۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میری والدہ صاحبہ کو جن کی آنکھوں میں خارش اور پانی بہنے کی شکایت تھی۔ آپ کا ساختہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ اور چند ہی دنوں میں نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ اس طرح مجھے ذاتی طور پر اس سرمہ کے مفید اور فائدہ رساں ہونے کا علم ہوا۔ اور میں بڑی خوشی سے اس کا اظہار کرتا ہوں۔ تاکہ دوسرے ضرورت مند احباب بھی اس مفید چیز سے فائدہ اٹھائیں۔"

آؤ میدان میں

اگرچہ سب یہی کہتے ہیں۔ کہ ہماری چیز سب سے اچھی ہے مگر "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" موتی سرمہ کے اعلیٰ ہونے کے متعلق قادیان کی بڑی بڑی ہستیوں کے علاوہ سند یافتہ سرکاری ڈاکٹروں کی قیمتی رائیں آپ اس اشتہار میں ملاحظہ فرمائیے اگر اور کسی کے پاس بھی ایسی اعلیٰ چیز ہو۔ تو وہ بھی اپنے سرمہ کے متعلق اس پایہ کی شہادتیں پیش کرے لہذا آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ قادیان میں

بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے

اور آپکو اپنی پیاری آنکھوں کیلئے یہی مقبول عام سرمہ ہی خریدنا چاہیئے

ڈاکٹر صاحبان موتی سرمہ کے ہی گیت گا رہے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ کنٹونمنٹ فیروزپور چھاؤنی

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں دھوم مچ گئی ہے۔ میری آنکھیں مجھے قریباً جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا کہ موگا جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی منگوایا۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا۔ جس جس نے بھی استعمال کیا۔ اس کے جیسی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ سات شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔"

جناب ڈاکٹر بشیری صاحب میڈیکل آفیسر انچارج نمبر (۱) سیکشن ہسپتال عدن

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ سے جو موتی سرمہ منگوایا تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے۔ ایک تولہ اور بھیج دیجئے۔ یہاں پر اس کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ بہتر ہو کہ آپ کسی لوکل تاجر سے خط و کتابت کر کے اسے مارکیٹ میں مشہور کریں۔ تجربہ سے اس قدر مفید ثابت ہوا ہے۔ کہ میں مریضوں کو صرف اسی کے استعمال کرنیکی ہدایت کرتا ہوں۔ اور نتائج نہایت خوشگوار رہتے ہیں۔"

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی

انڈین ملٹری ہسپتال میمیو سے تحریر فرماتے ہیں کہ "پہلے ایک تولہ سرمہ آپ سے منگوایا۔ بیوی بچوں کو اس سے بہت ہی فائدہ ہوا۔ کئی ایک کو بھی بہت فائدہ ہوا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ایک تولہ اور بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔"

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب

ایس۔ اے۔ ایس جنرل ہسپتال اکیاب (برما) سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ کا موتی سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا نہایت مفید پایا۔ اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے۔ ایک سرمہ بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمائیے۔"

جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب

آئی۔ ایم۔ ڈی نمبر ۱ سیکشن لاہور چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکثر مریضوں کو آپ کا سرمہ استعمال کرایا گیا۔ بلاشبہ بہت ہی مفید اور اکسیر چیز ہے۔ دو تولہ اور بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔

جناب ڈاکٹر محمد انعام اللہ خان صاحب

ریلوے ڈسپنسری دولت پورہ ضلع سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "عرصہ ایک سال ہونے آیا ہے۔ خاکسار نے آپ سے ایک تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی پی پارسل منگوایا۔ میری نانی صاحبہ کی آنکھوں کو بہت فائدہ ہوا۔ انکی آنکھوں میں جالا تھا۔ اور جالے کے نیچے پھولا پڑ گیا تھا۔ سرمہ کے استعمال سے جالا تو بالکل دفع ہو گیا۔ اور پھولا بھی نصف کے قریب کٹ چکا ہے۔ نصف باقی رہ گیا ہے۔ اور پہلے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب نظر آنے لگ گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔ واقعی آپ کا سرمہ آنکھوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور ارسال فرمائیں۔"

جناب ڈاکٹر ایم۔ ایس صاحب

اسسٹنٹ سرجن سینزوہ (برما) سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "جناب سے ۲ تولہ سرمہ منگوایا تھا۔ اور جس دوست کیواسطے منگوایا تھا۔ انہوں نے اسکو استعمال کیا۔ انکو ناخونہ اور دھند کی شکایت تھی۔ اب ان کی پہلے حصہ بیماری دور ہو گئی ہے۔ اور حالت میں نمایاں فرق ہے۔ براہ مہربانی پتہ ذیل پر ایک تولہ اور موتی سرمہ میرے ایک دوسرے دوست کے نام بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔"

جناب میڈیکل آفیسر صاحب چاربار (ایران)

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "یہاں ایک ہندوستانی کی آنکھیں کئی سالوں سے خراب تھیں۔ لیمپ کے پاس بیٹھ کر اگر ایک گھنٹہ بھی کام کرتا تو دوسری صبح آنکھیں اسقدر سوج جاتی تھیں۔ کہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور درد کے مارے جان جاتی تھی۔ کام کی زیادتی اور دیگر ذمہ داریاں ہندوستان جا کر علاج کرانے کی مانع تھیں۔ ملاحظہ آپ کا ایجاد کردہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ اب وہ بالکل تندرست ہیں۔ دن رات اپنا کام کرتے ہیں۔ نظر صاف ہو گئی ہے۔ اور سوزش بالکل جاتی رہی آپ کا سرمہ حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ واقعی آنکھوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم دو تولہ موتی سرمہ اور بھیج دیجئے۔"

ضروری اطلاع:۔ دوستوں کو یہ بات بخوبی نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے جس کے اپنے بیگانے یکساں گیت گا رہے ہیں۔ قیمت ایک تولہ کی شیشی دو روپے آٹھ آنے [illegible] کی ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

93

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرمی مرزا محمد اشرف صاحب سابق محاسب احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان نے ۱۴ر جون ۱۹۳۷ء سے محاسب سنڈیکیٹ کا چارج خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو دیدیا ہوا ہے۔ جو ناظر بیت المال کے فرائض کے علاوہ محاسب احمد آباد سنڈیکیٹ کے فرائض بھی آنریری طور پر سرانجام دیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

خاکسار:۔ **مرزا بشیر احمد سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ**

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پا یا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اسطرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے اسکے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے قیمت ع۱؎ نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی چھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ ستنار چند صاحب بھنڈاری۔ بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس جج درجہ سوم مطالبہ خفیفہ گجرات

نمبر مقدمہ خفیفہ ۱۳۸ بابت ۱۹۳۷ء

قمر الدین ولد میاں محمد رمضان قوم جٹ ساکن گجرات . . . . . . مدعی

بنام

محمد یوسف . . . . . . مدعا علیہ

دعوےٰ مبلغ ۱۰/۴ روپیہ بروئے حساب بہی

بنام محمد یوسف ولد تاج دین کشمیری ساکن گجرات حال مقیم لاہور کارخانہ ایم حیات اینڈ سنز مال روڈ لاہور

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعی نے درخواست معہ بیان حلفی گذرانی ہے۔ کہ تم محمد یوسف مدعا علیہ مذکور دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ حالانکہ کئی بار سمن بطریق معمولی و بصیغہ رجسٹری جاری کئے جا چکے ہیں۔ لہذا تم محمد یوسف مدعا علیہ مذکور کے خلاف بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے اور تم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تم ۱۲ر اگست ۱۹۳۷ء کو بوقت ۷ بجے قبل از دوپہر معہ ثبوت خود حاضر عدالت ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرو۔ ورنہ بعدم حاضری تمہاری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۷ر جولائی ۱۹۳۷ء کو مہر عدالت و ہمارے دستخط سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں آجکل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے اور ذراسی خرابی ہوتے ہی روک دیا جائے تو صحت برقرار رہ سکتی ہے اسلئے آجکل

امرت دہارا

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوانزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک بھی رہے گا۔ اور قدرت کی نعمتوں سے فائدہ بھی اٹھائیں گے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے!

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ کی شیشی صرف آٹھ آنے (۸/)

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دہارا ۱۲۵ لاہور**

المشتہر

مینجر امرت دہارا اوشدھالیہ۔ امرت دہارا بھون۔ امرت دہارا روڈ۔ امرت دہارا ڈاک خانہ۔ لاہور

امراض چشم کا واحد علاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کا قدیمی، مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

کہتی ہے ہمکو خلق خدا غائبانہ کیا

جناب ڈاکٹر محمد ثناء اللہ خان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن قادیان

"سرمہ نور رجسٹرڈ آف شفاخانہ رفیق حیات قادیان استعمال کیا گیا۔ گکروں اور خارش کے لئے بہت کار آمد ثابت ہوا"

ملک عبد اللہ خان ولد ملک احمد دین

صاحب کول مرچنٹ بہار پورہ

"آپ کا سرمہ نور استعمال کرتا رہا ہوں اور میں نے بہت بہت دور تک آپ کا سرمہ پہنچایا ہے اور ہر جگہ سے مجھے سرمہ کے مفید ہونے کے متعلق خطوط آتے رہتے ہیں کہ سرمہ اور منگوا دو۔ مہربانی کر کے چار شیشی بہت جلد ارسال کریں۔ میں نے افسروں کو بطور تحفہ دینا ہے اور دو شیشی ملک لال دین صاحب فارسٹ کنٹریکٹر کے نام ارسال کر دیں"

محمد یعقوب خاں صاحب دھندار ضلع جھنگ

"سرمہ نور جو پہلے آپ سے منگوایا تھا اس سے خدا کے فضل سے بڑا فائدہ ہوا۔ براہ مہربانی تولہ سرمہ نور روانہ فرمائیں"

محمد اسمٰعیل صاحب پلیڈر مانسہرہ

"سرمہ نور بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ ایک شیشی جلد وی۔ پی کر دیں"

چودھری رشید احمد صاحب ضلع سیالکوٹ

"سرمہ نور بہت لوگوں کو استعمال کرا کر تجربہ کیا نہایت مفید ثابت ہوا۔ گویا جیسی تعریف کی گئی ہے ویسا ہی پایا۔ چار عدد شیشیاں اور بھیجدیں"

جناب مرزا خاں صاحب علاقہ سرگودھا

"سرمہ نور چند روز استعمال کرایا۔ نہایت ہی مفید ثابت ہوا۔ حتیٰ کہ عینک لگانے کی ضرورت نہیں رہی۔ تولہ سرمہ نور اور ارسال فرمائیں"

یہ چند سارٹیفکیٹ

جو حال ہی موصول ہوئے ہیں ہدیہ ناظرین ہیں۔ ویسے ہزاروں کی تعداد میں سارٹیفکیٹوں کا پلندہ موجود ہے اس کے کثیر فوائد اور بڑھتی ہوئی مانگ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں بہترین سرمہ صرف سرمہ نور ہی ہے

فی تولہ صرف دو روپے — چھ ماشہ ایک روپیہ

اصلی ملنے کا پتہ: منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

اوقات فرصت کی قدر و قیمت

اگر آپ اپنی عمر یا کمی سرمایہ کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے محروم رہکر کف افسوس مل رہے ہوں اور اپنے مستقبل کو روشن اور درخشاں بنانیکی فکر میں ہوں۔ تو اپنے اوقات فرصت کو لا حاصل اور فضول کاموں میں پڑکر ادھر اُدھر کی گپیں ہانکنے میں ضائع نہ کیجئے بلکہ امتحانات علوم مشرقی پنجاب یونیورسٹی میں سے صرف منشی فاضل ۱۹۳۸ء کی آج ہی سے تیاری شروع کر دیجئے۔ یہ امتحانات پاس کرنے کے بعد صرف انگریزی کا گھر بیٹھے مطالعہ کرنے سے آپ بی۔ اے۔ ایم۔ اے ایل ایل بی تک کی ڈگریاں حاصل کر کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے کالج کے داخلہ کیلئے عمر کی قید اور اس کے گراں بار مصارف سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ:- یکمشت اکٹھی کتب خرید نے پر علاوہ رعائتی قیمتوں کے ایک آنہ فی روپیہ کمیشن بھی دی جائے گی۔

پرچہ (۱) دبیر عجم ۱/ — جواہر البحور حصہ نثر ۱۱/ — شعر العجم حصہ کاغذ سفید ڈمی ۱۱/ — ۰ حصہ پنجم ۱۱/ — (۲) چہار مقالہ معہ مقدمہ و فرہنگ مرتبہ خواجہ فیروز حسن ایم اے کاغذ سفید ڈمی ۸/ — انشائے ابوالفضل دفتر اول و سوم کاغذ سفید اعلیٰ ۱۲/ — حاجی بابا اصفہانی کاغذ اعلیٰ ڈمی ۱۲/ — سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم ۱۰/ — وکلائے مرافعہ ۳/ — (۳) انتخاب قصائد قاآنی کاغذ اعلیٰ ۱۰/ — غزلیات نظیری معہ حالات تا ردیف ی کامل ۱۲/ — انتخاب دیوان فرخی ۱۲/ — منطق الطیر ۱۰/ — رباعیات بابا طاہر معہ حالات از ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ صاحب ایم اے ایل ایل بی ۱/۴ — رباعیات ابو سعید ابو الخیر معہ حالات ۶/ — (۴) تاریخ دو حصہ حصہ اول داخل نصاب انتخاب سیر المتاخرین تا آخر عہد جہانگیر ۱/ — نوٹ:- اس پرچہ کے سوالات عبارتی اور تاریخی دونوں طرز پر ہونگے — ۵- اخلاق جلالی دکت نغمہ خارج اعلیٰ — رموز حکمت از مولوی محمد شریف ۶/ — نوٹ:- یہ کتاب اردو میں ہے — درة الاخبار ۶/۴ — کشف المحجوب (تا اختتام احوال صوفیہ کرام) ۱۲/ — ۶- ترجمہ اردو سے فارسی میں اور جواب مضمون فارسی اختیاری مضمون — (۱) روح الکلام ۱/ — افادات مہدی ۱/ — انتخاب بحر زخار حصہ دوم حصہ نثر رویائے صادقہ ۱/۴ — ادبی خطوط غالب ۱/۱۲ — ۲- دیوان حالی مع مقدمہ ۱/۱۲ — دیوان غالب اردو مع فرہنگ ۵/ — بانگ درا از سر اقبال ۱/۸

کتب امدادی

حدیقہ ارم اردو حل دبیر عجم ۸/ — اردو ترجمہ بی اے کورس عربی جلد ۱/۸ — خلاصہ شعر العجم حصہ ۴ و حصہ ۵ سوالاً جواباً ۱/۴ — اردو ترجمہ چہار مقالہ از مولانا محمود الحسن مولوی فاضل ۸/ — اردو ترجمہ ابوالفضل دفتر اول و سوم معہ فرہنگ از نسیم امروہی فقیہ فاضل و فاضل ادب الہ آباد ۱/۴ — اردو ترجمہ وکلائے مرافعہ از مولوی جان محمد منشی فاضل ۳/ — اردو ترجمہ حاجی بابا اصفہانی از حضرت مولانا بھوپالوی ۳/ — اردو ترجمہ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ مع فرہنگ و دیباچہ از بانی ۱/۴ — بہترین اردو ترجمہ انتخاب قصائد قاآنی از حکیم فیروز طغرائی ۱/۴ — اردو شرح غزلیات نظیری تا آخر ردیف کا از مولوی خوشی محمد صاحب ۳/ — اردو شرح فرخی حصہ داخل نصاب از صوفی محمد اشرف ایم اے، او ایل منشی فاضل ۱/۴ — اردو شرح رباعیات ابو سعید ابوالخیر کامل متن از مولانا محمود الحسن ۱۲/ — اردو خلاصہ سیر المتاخرین از مولوی خدا بخش منشی فاضل اول ۱/۸ — اردو خلاصہ تاریخ دکھا سوالاً جواباً ۳/ — بہترین اردو ترجمہ تاریخ دکھا از مولانا محمد مشتاق احمد فاضل پنجاب ۱/۴ — اردو ترجمہ اخلاق جلالی معہ فرہنگ از قاضی حافظ بشیر الدین احمد فاضل پنجاب مدراس الہ آباد کلکتہ ۱/ — جواہر اخلاق خلاصہ اردو اخلاق جلالی از ساحل بلگرامی ۱۰/ — معیار رفتار یعنی اخلاق جلالی بطور سوال جواب تقریباً تمام سابق امتحانات کے سوالات مع جوابات ۱/۴ — اردو ترجمہ کشف المحجوب معہ تحقیق الفاظ ۱/۸ — اردو کشف المحجوب معہ حالات مکاتب امپوری ۸/ — اردو ترجمہ منطق الطیر معہ دیباچہ و حالات از مولانا مولوی محمد عرشی رحمت اللہ — قرة العین ترجمہ ۱/۸ — از پروفیسر رشید احمد ۱۰/ — درة الاخبار مفصل از مولوی رشید احمد صاحب ۱/ — پرچہ جات منشی فاضل ۲۷ء تا ۳۶ء ۱۰/ — رہبر کامل یعنی حل پرچہ جات منشی فاضل ۱۹۳۱ء ۸/ — ضامن کامیابی یعنی حل پرچہ جات منشی فاضل ۱۹۳۲ء ۱/ — حل پرچہ جات منشی فاضل ۱۹۳۳ء ۶/ — خلاصہ روح الکلام ۱۰/ — خلاصہ مقدمہ دیوان غالب ۴/ — شرح دیوان غالب از طباطبائی ۱/۸

نوٹ:- علاوہ ازیں کتب نصاب امتحانات منشی۔ منشی عالم مولوی۔ مولوی عالم مولوی فاضل ادیب ادیب عالم ادیب فاضل پنجاب یونیورسٹی عمدہ بارعایت ہم سے خرید ئیے۔ فہرست کتب مفت محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب علوم مشرقی کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۴ جولائی۔ آج ایوان عام میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ فلسطین کے متعلق شاہی کمیشن کی رپورٹ پر موسم گرما کی تعطیلات سے پہلے بحث کی جائیگی چنانچہ ۲۰ جولائی کو بحث شروع ہوگی

شملہ ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے بعض مسلم ارکان التوا کی تحریک پیش کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ تاکہ فلسطینی کمیشن کی رپورٹ پر بحث و تمحیص کی جائے۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی میں حکومت پنجاب کی نمائندگی کرنے کے لئے شیخ فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات کو نامزد کیا جا رہا ہے۔ انہیں خان بہادر شیخ خورشید محمد کی جگہ مقرر کیا جائے گا۔ آخر الذکر کو اس کمیٹی میں مقرر کیا گیا ہے۔ جو پنجاب میں مالیہ کے سسٹم کو انکم ٹیکس کے اصول پر لانے کی سکیم پر غور و خوض کرے گی۔

بمبئی ۱۴ جولائی۔ بمبئی کی عارضی وزارت نے اپنے دستخطوں سے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کانگرس کی طرف سے قبول وزارت کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے۔

ناگپور ۱۴ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر کھارے وزیر اعظم سی پی نے اپنی کانگرسی وزارت میں مسٹر محمد یوسف شریف کو مسلم وزیر کے طور پر مقرر کیا ہے۔ مسٹر شریف کانگرس میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے کانگرس کے حلف نامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے اور ان کے چھ رفقاء کار نے آج گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھایا۔

بیت المقدس ۱۴ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ اگست میں مجلس اقوام کا انتدابی کمیشن تقسیم فلسطین کے متعلق شاہی کمیشن کی رپورٹ پر غور کرے گا۔ اس موقعہ پر فلسطین کے استقلال پسند عربوں کا قائد عونی بے عبد الہادی ۵ ارکان پر مشتمل ایک وفد لے کر جنیوا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے عربوں نے تنبیہہ کی ہے۔ کہ اگر تقسیم فلسطین کی تجویز منسوخ نہ کی گئی اور برطانیہ نے اس پر اصرار کیا تو اس کے خلاف بحیرہ روم اور بحر ہند میں بائیکاٹ کی تحریک شروع کی جائے گی

پٹنہ ۱۴ جولائی۔ مولانا ابو الکلام آزاد کل صبح یہاں آئیں گے معلوم ہوا ہے کہ ان سے مشورہ کرنے کے بعد بہار کی وزارت مرتب کی جائے گی

شملہ ۱۴ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۲ اور ۱۳ جولائی کی درمیانی شب عثمان تندہ کیمپ کی گورکھا چوکی پر رائفلوں اور آتشیں بموں سے شدید حملہ کیا گیا۔ جس کی وجہ سے دس گورکھے زخمی ہوئے۔ حملہ کی تفصیل کا انتظار ہے۔ اسد خیل کے قریب چوکی پر بھی حملہ کیا گیا۔ ۱۲ جولائی کو ٹوچی سکاؤٹوں نے سپین وام کے علاقہ میں مہم شروع کی۔ تاکہ شورش پسندوں کو منتشر کیا جائے اور مغوی ہندو کو برآمد کیا جائے۔ ۵ مشتبہ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔ فقیر ایپی ابھی تک مسعود بھوٹانی قبائل سرحد کے ناقابل گذر پہاڑی علاقہ میں ہے۔ اور قبائل میں نئے آدمی بھرتی کرنے کی کوشش میں مصروف ہے

مدراس ۱۴ جولائی۔ مدراس اسمبلی کا پہلا اجلاس سینیٹ ہال میں منعقد ہوا۔ آج ممبروں نے حلف وفاداری لیا۔ گورنر نے سر ولیم رائٹ کو عارضی صدر نامزد کیا۔ کانگرسی ارکان کھدر کے سفید لباس میں ملبوس تھے۔ حلف وفاداری کی رسم کے بعد اجلاس کل پر ملتوی ہوگیا۔ جب کہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اخبارات کی یہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر ایف۔ بی ویس۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ لاہور میونسپلٹی کے ناظم کی حیثیت سے مسٹر اے۔ سی میکناب کی جگہ مقرر ہونے والے ہیں۔

رانچی ۱۴ جولائی۔ مسٹر سری کرشن سنہا بہار اسمبلی کے کانگرسی لیڈر نے گورنر بہار سے ملاقات کرنے کے بعد اخبار نویسوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ ان کی وزارت مزارعین کی حالت کی اصلاح کے لئے ابتدائی کوشش کرے گی۔ ابھی تک وزراء کے نام گورنر کے پیش نہیں کئے گئے۔ غالباً ۱۹ یا ۲۰ جولائی تک پیش کر دیئے جائیں گے۔

الہ آباد ۱۴ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اخبارات میں جو یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ میں اورائی میں سنگ باری سے مجروح ہو گیا تھا بالکل بے بنیاد ہے۔ ہماری چلتی کار پر چند پتھر پھینکے گئے تھے۔ لیکن مجھے کوئی پتھر نہیں لگا۔ اور نہ ہی میں مجروح ہوا

لنڈن ۱۴ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کثیر التعداد جاپانی افواج شمالی چین میں بدستور بڑھ رہی ہیں۔ غیر ملکی فوجی ناظرین کا اندازہ ہے کہ تین ہزار کی جاپانی کمک مانچوریا سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکی ہے اور دس ہزار مزید سپاہی مختلف مقامات پر پہنچ چکے ہیں۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں طرفین کے درمیان سخت جھڑپیں ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک میں چینی افواج نے اپنی لمبی تاریخی تلواروں سے جاپانیوں کا مقابلہ کیا۔ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت حالات بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ حکومت نانکن نے غیر ملکی سفراء کو مطلع کیا ہے کہ وہ اپنے ملک کے لوگوں کو ہدایت کر دیں۔ کہ وہ پیپنگ کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ حکومت ان کی حفاظت نہیں کر سکتی۔

مینٹ مورٹز ۱۴ جولائی۔ سوئٹزرلینڈ میں مہارانی آف اندور کا انتقال ہو گیا ہے۔ وہ چند ہفتوں سے کسی علاج کے سلسلہ میں یہاں آئی ہوئی تھیں۔ زیادہ بیمار ہو جانے کی وجہ سے آپریشن کے لئے انہیں نرسنگ ہوم میں لے جایا گیا۔ جہاں وہ انتقال کر گئیں۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ حکومت برطانیہ کی یہ تجویز کہ ہسپانیہ کے اردگرد عدم مداخلت اور نگرانی کے طریق کو از سر نو قائم کیا جائے مجلس عدم مداخلت کے ارکان ۲۶ ممالک کو غور و خوض کے لئے بھیج دی گئی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ان حکومتوں کے نمائندے کمیٹی کے اس ابتدائی اجلاس میں جو جمعہ کو منعقد ہوگا۔ اس تجویز کے متعلق اپنی اپنی حکومتوں کے خیالات پیش کر سکیں گے۔

امرتسر ۱۴ جولائی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۷ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۱۲ آنے تک بنولے ۱ روپیہ ۱۳ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۸ آنے ہے۔

لکھنؤ ۱۴ جولائی۔ یوپی گورنمنٹ کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے ایک تجویز حکومت کے زیر غور ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ کوئی ایسا ذریعہ مقرر کیا جائے جس سے زراعت پیشہ لوگ قرض خواہوں سے سمجھوتہ کرنے کے بعد قرض سے نجات حاصل کر سکیں۔ حکومت نے قرضوں کے متعلق ایک مسودہ قانون مرتب کر لیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مختلف حلقوں میں ثالثی افسر مقرر کئے جائیں۔ تجویزہ قانون کا اطلاق صرف ان مزارعین یا مالکان اراضی پر ہوگا۔ جو ۵۰۰ روپیہ سالانہ مالیہ اراضی ادا کرتے ہیں۔

کلکتہ ۱۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ لاہور اور لکھنؤ میں آل انڈیا ریڈیو کے "میڈیم ویو" سٹیشن ستمبر سے باقاعدہ کام شروع کر دیں گے۔ مدراس ترچناپلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ جانتے ہیں

کہ

مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان تیسرے درجہ کے دو یومیہ ارزان واپسی ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں

سٹیشنوں کے نام		کرایہ جات (پائی آنہ روپیہ)
قصور	فیروز پور چھاؤنی	—۶—
لاہور	قلعہ شیخوپورہ	۰—۱۰—۰
لاہور	لائل پور	۱—۱۵—۰
لاہور	جڑانوالہ	۱—۵—۰
بہادر گڑھ	دھلی	۰—۷—۰
بہادر گڑھ	رہتک	۰—۹—۰
ملتان چھاؤنی	مظفر گڑھ	۰—۸—۰
دھلی	سونی پت	۰—۱۰—۰
قادیان	لاہور	۱—۱۱—
قادیان	امرت سر	۰—۱۵—۰
قادیان	گورداسپور	۰—۱۳—۰
لاہور	گجرات	۱—۸—۰
گوجرانوالہ ٹاؤن	گجرات	۰—۱۰—۰
گوجرانوالہ ٹاؤن	وزیر آباد	۰—۶—۰
جہلم	گجرات	۰—۱۲—۰
لائل پور	چنیوٹ	۰—۹—۰

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

محلہ دارالبرکات قادیان میں

چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں

محلہ دارالبرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کیطرف واقعہ ہے۔ بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کے لئے زمین خرید کرنیکے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دیئے جائیں گے۔ جنکی طرف سے درخواست خریداری بمعہ قیمت کے پہلے آویگی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت با موقعہ ہیں۔

مفصل قیمت حسب ذیل ہوگی

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰-۱۰ فٹ کے ہوں گے۔ اس قطعہ کی قیمت ۴۰۰ روپے فی کنال

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک ۱۰ فٹ کا اور ایک ۲۰ فٹ کا ہوگا۔ اس کی قیمت للعاملین ۴۲۵ روپے فی کنال

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۲۰-۲۰ فٹ کے ہوں گے۔ اس کی قیمت للعاملین ۴۵۰ روپے فی کنال ہوگی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھیجدیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر ایسے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں۔ مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ماءالذہب

سونے کے استعمال کے اور سب طریقوں سے یہ طریقہ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے لئے سونا ایک خاص چیز ہے۔ مگر محلول سونے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فوراً ہی خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔ اور اعضائے رئیسہ پر اس کا اثر بہت جلد معلوم ہوتا ہے۔ معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے۔ سل اور دق کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال عرق گندر عنبری کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ضعف باہ کے مریض اس کو ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ شربت مفرح کے ساتھ استعمال کر کے موسم گرما میں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ خوب کھا سکتے ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب شے ہے۔ جو فوراً ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۵ فی ماشہ ۱۲

المشتہر

منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر [illegible] ضیاء الاسلام پریس قادیان [illegible] ایڈیٹر غلام نبی